لیهلک من هلک عن بینة ویحیی من حی عن بینة

الحمد لله والمنة لله که درین زمان نسخه معتبره که المسمی

هدایة البلید
فی رد التقلید

مؤلفه مولوی محمد حسین صاحب هزاروی تلمیذ مولوی سید نذیر حسین صاحب محدث دهلوی

بتصحیح سدید و سعی جدید و تنقیح شدید و کوشش های مزید

سنه ۱۳۰۸

در مطبع منشی فخر الدین واقع لاهور طبع گردید

هذا الذی کنتم بہ تستعجلون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس دین کے جو مرد تہے جاتو رہے وردا — فرضی رہے اوباش جو حصہ اردین کا
دعوے کرین چلنے کا طریق سنّے پر — سبز ہیے یہ دعوے ہین ارباب فتن کا
بدعات کو عادے ہیں سراسر یہہ کمینے — گمراہی سے کہو چلتے ہین اسلوب سنن کا
ظاہر مین یہ سمجہتے ہین تقوی سے ہوں شعار — باطن بہرا ہوا ہے فریب اور فتن کا
جسکا ہر قرآن مین زجر و عتاب ہے — بجلی اسے سمجہتے ہین اور رعد مزن کا
قرآن احادیث کو چہوڑا ہے پس پشت — ارامی رہوالون سے ہے دین انکو وطن کا
قرآن و احادیث سے غافل ہین یہ ایسے — تمثیل جیسے بہرا ہو یا گنگا ہے دہن کا
کتمان حق کو عادی ہین دنیا کے طمع سے — شیطان نے سکہایا ہے طریقہ وغاین کا
شیطان کے جلسے مین بیٹھے ایسے ہین اللہ — کوئی نداسطرح ہے پہیا اہل سخن کا
سورت کو پڑہے قاری اگر او نچہ ہیبت اکر — مستی ہے سمجہتے ہین اوسی برجد بدن کا
جب راگ و رنگ و عود و مزامیر کا سنین — قوال سے جو اصل ہین ہے عبد بطن کا
شوق و حال و وجد کا ہوتا ہے پہر ہجوم — شیطان کے پیام سے احباب فتن کا
سر مون کو چہٹے سے سجدہ کرتے ہین دیکہہ کر — قرآن کے سماع سے نہ اوٹھی بال بدن کا
نعمان کا مذہب کہان ہاسے تمے رہا یارو — تشریع تعامل ہوا تعصبات مدن کا

یہ ہزار بد عتیں سنت کے مقابل
درفہ ہے مگر اور کہ ان چیزونکے نسبت
حجت ہے اوسکے واحصر نزدیک خدا کی
احکام پیغمبر سے خدایا وہ عدل تھا
قرآن کے احکامونکی حضرت کی حدیثین
اخبار نبی جملہ اگر غور سے دیکھو
گو گلشن اخبار کجا خار و خس رد اسیے
وہ علم جو مشکوۃ نبی سے ہو ماخوذ
اہل ہوا کے واسطے اراہوی چمن
اب لوگوں نکے احوال مین تبدیل پڑی ہے
لاکھون پہیسے تقلید کے دار عضال مین
تقلید کے گرداب مین ایسے یہ پہیسے ہین
ہر ایک مقلد کو اگر غور سے دیکھو
مانند عجل سامری کے حب لقت لہ
غالی ہے وہ اس عصر مین جانی بنی سے
اس قسم کے غلو کے مثل یاد ہے رکھو
مثل شمار ریگ بیابان ہے کے لعنت
مرد خدا خدا سے ڈرو کچھ تو ہے ذرا
ارسال وقف وا ور دلس کے روایت
اپنی قیاس پر سبہے مقدم کرے اسکو
جب اصل ہو موجود تو فرعون کی ضرورت
جاہل ہین الضاف کے احناف سی حضرت
کلا و حاشا مگر ایسا تو ہر گز
شیطان کے احزاب کا سالار وہی ہے
عقلا رنا مدار آحادیث کے نسبت

ان ہیچ ہوئین مذہب بنا اصحاف متن کا
شارع کیطرف کرتے ہین پہر اونکی حسن کا
جو رای کے تابع کرے اسلوب سنن کا
جنکے طفیل صدور تہی جیسے شمع لگن کا
تفصیل مین ایسے ہین جیسے شر حملتن کا
قرآن کے نسبت سے جو مسکا ہی لین کا
خوش سیر ہے آثار کی جنات عدن کا
سیرابی اوس سراب ہے تشنہ دہن کا
اہل اثر کیوا سطے ہے سجن محن کا
ہر ایک کو دیکھو وہی دشمن ہے سنن کا
سالم وہی رہا جسے ایمان ہے یمن کا
حامی نہین ہوتا کوئی حضرت کی سخن کا
عالم ہو یا عامی ہو یا فاسق ہو وطن کا
فرحت ہے اوسکے روح کی اور قوت ہے بدن کا
اس دور مین اس طور جو نافی ہے سنن کا
در مین لکہا ہے ایک سخن اپنے دہن کا
اوسپر ہو گئے جو راضی ہو لقمان کی سخن کا
ملعون کیون نہو گا جو تارک ہو سنن کا
لقمان کرے مقبول جو تہا حجر زمن کا
پابند سنن کا تہا نہ پابند فتن کا
باقی نہین رہتی اوسے جو اہل ہو سنن کا
دستور عمل نہ ہی ہے اونکو وطن کا
کوئی نہین ہوگا جو مطاعن ہو سنن کا
جو خبث اخبا ث ہو موقظ ہو فتن کا
حیض الرجال کا ہو شعار اوسکے بدن کا

بعات کا معدن ہو تو اوسکا منبع
چھوڑی وہ شریعت کی حقیقت کو سراسر
سن لیگا جو کوئی اوسے کہیگا وہ صریحا
جیبہ جو فرض قطعی ہے اسکا ہو وہ منکر
تحلیل مزامیر و معازف میں اناطیل
تارک سنن کو کہتے ہے اصحاب نبی کے
خناس کے وسواس جہان دلہا ناس مین
شرمندہ روسیاہ ہوی اوس اہل زیغ کا
لاکھون ہزار لعنت پروردگار ہو
اہل حدیث جبکے سب آل رسول ہین
الدحسین کو تو بھی اہل حدیث ہین -

پیر مغنت مقید ہو شیاطین سے رسن کا
جہال کا مرشد بھی رہزن ہو سنن کا
اسطور سے اسلوب مقل شرع شکن کا
ہر کفر او فتوی ہو سب مو دسن کا
مذہب کے مخالف لکہی ملحد ہو زمن کا
اخبث خبیث دغا جی شیطان فتن کا
تالیف کہ بکواس سے مرجس ہو فتن کا
منکر ہوی سنن سے مروج ہو فتن کا
اوس شخص پر جو ہووے بدو اہل سنن کا
قاضی ہو یا نواب یا شوکان میں کا
روز جزا جزا دے اوسی اجر حسن کا

اس قسم کی گفتگو ایسے شخص کے ساتھ مناسب ہے جسکے دلمین کچھ ایمان سے جان ہو اور جسکا دل مرگیا ہو اور رفتہ اوسکا ہٹ گیا ہو تو اسکے نفس پر راہ نصیحت مسدود ہے جسکو خدا تعالے بلامین مین ڈالنا چاہتا ہے تو اسکے لئے انسان کا کچھ بس نہین چلتا چنانچہ خود فرماتا ہے وَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ لیکن چونکہ جہال میں رواج ہوگیا ہے کہ کسے شیطان ابن الجان کے پیرو ہو جاتے ہین جو بحق علماء دین خصوصًا نسبت اہل حدیث بکواس کرے ایسے گمراہ کی مدح سرائے کرنے خیال خام و جد تام ہے بگمراہ گفتن نکو میروے + جفای تمام ست و جور قوی + ایساکوئی عالم خفی نہین اور نہ ہوگی کر نسبت متقدمین اہلحدیث کے کلام بیہودہ کو کیونکہ غلو دین مین منع ہے اللہ تعالی کا فرمان ہے یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق ہر چند آپسمین بسبب قول مشہور المعاصرۃ اصل المنافرۃ بحث مباحثہ مسائل مختلف فیہا بین الفقہاء والمحدثین کے قدیما و حدیثا جاری رہا ہے مگر تاہم زبان حرف گیری جانبین سے تادم حال مسدود ہے بجز چند شیاطین مزاوران و کینہ گان کے بقول مشہور ع شادی قبولا زیر کا نامی شدہ ہم شہیر نگاہ علی طلب علی تراب علی کتک علی بہنگ علی چرس علی وغیرہ کفر شماران ہم جھٹ

یاران وزیر دو بوٹا و چوہڑ او غیرہ باہم ایک دوسرے سے مولوی لوگ عالم
اور ربانی بالسہ بن کر مکر شیطانی سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں چنانچہ سنا گیا ہے کہ ایک شخص
گوجر تھا جو سخت متعصب مذہب حنفی میں تھا حتی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جیالے
اوٹھاکر پیر و مرشد فرضی اور فرضی کیطرف لیجاتا تھا اور قرآن اور حدیث کو نقل صاحب خلاصہ
کیدانی کے سامنے پوچھ سمجھتا تھا اور اوسکے باپ کا نام جوند تھا اور اکثر پرورش اور سرداد دعا
معاش اپنی کے اجرت پر دروغی شہادت اوٹھاکر بسر کرتا تھا تو لوگوں نے ایسی متعصب تھا کر
اس کیت سے پکارنا شروع کیا کہ جودہ سنگھ کا پوتر تقدیر بار بتعالے سے جوند سنگھ کا بیٹا پڑی ایک
جعل سازی کی مصیبت میں مبتلا ہوا پھر ایک شخص تابع سنت کی بدولت وہ اس
بلا مہلک سے رہا ہوا مگر پھر خبث نفس سے بے پیری اور ناشکری اختیار کی ؎ وکل فرع
یشھد باصلہ + وکل نذع یخبر عن نسلہ + بعض کم علم کے وسوسۃ الخناس فی صدور
الناس ہیں جو اپنے آپ کو حنفی نام سے پکارتے ہیں اور دراصل مذہب حنفی سے برخلاف
چلتے ہیں۔ جیسا کہ کیکوزات اپنی نہ ملے تو مغل یا پٹھان وغیرہ بن جاتا ہے اور مسائل مختلف
فیہا میں خصوصًا بحث وجوب تقلید اور عدم جواز صلوۃ جمعہ حکومت کفار میں کہنا شروع
کرتا ہے اس قسم کے اقوال احبار یہود اور رہبان نصاری کے بھی خلاف اپنے مذہب کے
تھے جو اغوار عوام کالانعام کو کرتے تھے اور طمع دنیا کے مارے عوام کو غلط مسئلے بتاتے تھے
؎ بدوز و بشرہ دیدہ ہوشمند + برارد طمع مرغ دنیا سے پر بند + نہ پرہیز گار و نہ دانش ورند
ہمین بس کہ دنیا بدین سے خرند + لہذا یہ مسکین خاکسار ہیچمدان راجی رحمت رب الکونین
القوی المدعو بہ محمد حسین ہزاروی تردید خیالات فاسدہ انکی کو مختصر طور پر تحریر کرتا ہے اللہم
احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین ؎ دیکھا تو خاکسار کے ہے مالیقام (?)
جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی + (باب اول تقلید شخصی کے ابطال میں)
قولہ صہ ۱۳ انما شفاء العی السوال **اقول** میرے مخاطب کٹ ملان کے رسالہ میں
بجائے شفاء العی شفاء رامی لکہا ہوا ہے ؎ وہ وہ تماشہ نے ہے دیدار یار کا نہ اغلاط سے
ہیں خال و خط گلعذار کا + زلف دراز سے تو بنایا تھا دام کو + صیاد خود ہی صید ہوا مرغزار کا
میرے مخاطب کٹ ملان نے اس حدیث سے شاید وجوب تقلید سمجھا ہو گا یعنی بے علم
اہل علم کے تقلید کریں۔ سبحان اللہ یہ کیسی استدلال ہے اس حدیث میں تو صاف

بدعا ہے اون لوگون کو جنہون نے اپنی راے سے فتوی دیا تہا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قتلوہ قاتلہم اللہ - نقلہ صاحب المشکوٰۃ فی باب التیمم **قولہ**
فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون **اقول** مطلب مجیب مخاطب کٹ ملان کا
یہ ہے کہ ہر اہل علم سے اوسکی راے پوچہی جاوے اور یہ محض غلط ہے - مراد ذکر سے
قرآن مجید ہے چنانچہ باریتعالی فرماتا ہے وهذا ذكر مبارك انزلناه اور فرمایا واذكرن
ما يتلى فی بيوتكن من آيات الله والحكمة اور فرمایا وانه لذكر لك ولقومك پیر
یہ آیات اول دلیل اور ابین حجت ہین وجوب اتباع قرآن پر نہ تقلید پر کسی امام و مجتہد کی تو
مراد اہل ذکر سے وہی ہونگے جو اہل قرآن ہین نہ اہل راے فاسد اور قیاس کاسد جیسا کہ
فرمایا سورہ انبیا مین لقد انزلنا اليكم كتابا فيه ذكركم افلا تعقلون ؎ اہل قرآنند
اہل صدقیں + اندر ایشان کی رود ہر بوالہوس + ہر کہ اندر دام نفس ست ہمچو + اہل تقلید است و
نی اہل خدا + جس وقت یہ آیت اوترے تہی اسوقت کوئی اہل الذکر تہا یا نہین اگر تہا تو
اوسکو چہوڑکر دوسرے کو اوسکی جگہہ قائم کرینگے کیا وجہ ان کنتم لا تعلمون کی قید سے معلوم
ہوتا ہے اگر جانتے ہو تو مت پوچہو اور فاسئلوا سے تقلید کیونکر ثابت ہوتی ہے کہ
بی دلیل مان لیا کرو بلکہ یہ ہو سکتا ہے کہ دلیل پوچہو بی دلیل مت مانو باوجود اسکی امام سے
پوچہنا کیونکر ہو سکتا ہے - کہ مدت گذر چکی ہے وفات اوسکی مین اور آیت کے سیاق
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم اون لوگونکی شان مین وارد ہے جو رسول خدا صلعم کی رسالت
کا انکار کرتے - پہر اس آیت کا مخاطب اپنی کو سمجہنا گویا اپنی کو منکر رسالت سمجہنا ہے
ہمین تو وجوب تقلید امام پر دلائل سنا ہے ہین اور خود قول علما ربلخ تجارکی نیز وہی
پر کاربند ہین جو ان سے لیکر امام تک مفاوض بعیدہ ہین کہ تنقطع فیہا اعناق المطایا
سو ہمین تو صبر کو کہتے ہین شیخ و اعظ سب + اونہی تو کوئی بہی کہتا نہین وفا کے لیئے +
قولہ واطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم **اقول** مطلب میرے
مخاطب کٹ ملان کا اس آیت کے استدلال سے یہ ہے کہ اولی الامر کے تقلید کرنے چاہیے
سو اسکا جواب یاد رہے کہ اولی الامر سے مراد امرا و سلاطین ہین اور شان نزول اس آیت
کا بہی اسی پر شاہد ہے کما رواہ البخاری فی کتاب التفسیر وکذا فی کتاب الاحکام اور سیوطی
نے تفسیر اکلیل مین کئی طرحکے احتمال اور بہی لکہے ہین منجملہ اونکے اہل علم اور فقہ کے لکہتے ہین

[illegible]

بالجملہ اگر لفظ اولی الامر اہل علم اور فقہ کو شامل ہے تو طاعت اونکی ایک فرع ہے رسول خدا
کے طاعت کا۔ اولی الامر کے بالاستقلال کوئی اطاعت نہیں چنانچہ اسی نکتہ کیطرف
اشارہ کیا ہے باری تعالیٰ نے کہ مکرر کیا لفظ اطیعوا کو رسول خدا کے لیئے تاکہ
معلوم ہو جاوے کہ طاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقلہ ہے یعنی جو امور کہ قرآن
مجید سے زائد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہین اوس مین بھی اطاعت آپکی
ضروری ہے اور مکرر نہ کیا لفظ اولی الامر کے لیئے تاکہ واضح ہو جاوے کہ اولی الامر کی
اطاعت مستقل نہیں کذا ذکرہ العلامۃ القسطلانی فی شرح البخاری پس جو امر کرین وہ
کتاب اور سنت سے زائد اسمین اطاعت اونکی روا نہین بلکہ وہ احداث فی الدین سے
اور ابتداع مگر یہ امر مخفی ہے مقلدین پر او مقتضی اس آیت کا تردید ہے اور قیاس سے
حق سبحانہ تعالیٰ اسی آیت مین فرماتا ہے فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول
کہ وقت تنازع کے خدا اور رسول کی کلام کیطرف رجوع کرین اور جو کلام اولی الامر کا
خلاف ہو اوسکو تاویل کر کے خدا و رسول کی کلام سے موافق کریں نہ یہ کہ خدا اور رسول
کی کلام کو پھیر کر اولی الامر کے کلام کی طرف لیجاوین جیسا کہ شیوہ ہے میرے مخاطب
کے ملان جیسون کا اعاذنا اللہ من ہذا الصنیع الشنیع ؎ خیر الطیور علی القصور
وشرہا یاوی الخراب ویسکن النا ووسا + ما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا
قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم الآیۃ) اور حدیث
لا یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ غور سے پڑہین۔ یاد رہے
کہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین جسکو افسر فوج بنا کر روانہ کرتے تھے اوس
شخص کا کیا لقب ہوتا تھا اگر امیر ہے اوسکا لقب ہوتا تھا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
جو کبھی کسی فوج کے سالار نہین بنے کیونکر اس لقب سے ملقب ہوگئے امام ابوحنیفہ رح کا
لقب امیر کسنے کتاب معتبر مین لکھا ہے تو دکھلاوین امام صاحب کے زمانہ مین دوسرا
امیر تھا جنہوں نے انکو قضا کے لیئے اختیار کرنے کو کوڑے ہر روز دہ دہ مارنے
شروع کیے اور قید کیا اور قید خانہ ہی مین وفات پا گئے کتب معتبرہ فقہ مثل شامی
اور تخریج ہدایہ زیلعی حنفی اور درایہ تخریج ہدایہ ابن حجر عسقلانی کی کتاب القضا مین ملاحظہ
کرین مین کہتا ہون تعجب ہے کہ امام صاحب نے تو باوجود وفور علم اور اجتہاد کے قضا اختیار نہ کی

اور مغیبت فسـاد ور کوڑی کی اختیار کی تو معتقدین امام صاحب برعکس اون کے
کوئی فاسق بنتا ہے کوئی مفتی کہلاتا ہے - حالانکہ قدما علما مقلدین کے زمانہ مین نہ ہوتا
تھا سنا کہ تفصیل اور وقت نزول اس آیت کے دو لوگ لفظ اولی الامر کے مصداق ہے
اون بیگار معزول کر کے صاحب اختیار ہے معنے اجتہاد کے کس طور سے اون سے
سمجھے جاتے ہین **ف** مطلب ہوئے بار نہ سمجھے تو کیا عجب ہے سب جانتے ہین کہ اینکے
کہ ہندی زبان نہین - **قولہ ص** لعلمہ الذین یستنبطونہ منکم در حق شان مستنبط
وارد شدہ **اقول** اس آیت تو صریحاً تقلید کی تردید ہے کیونکہ حاصل اس آیت کا یہ ہے
کہ پہلے بری خبر سنکر اوسکو مشہور نہین کر دینا چاہیئے بلکہ اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے و اولی الامر کے پیش کرنا چاہیے تا گمراہ لوگ دیکھین کہ یہ خبر سچ ہے یا جھوٹی
اسکو تقلید شخصی کے دعوے و وجوب کیا تعلق ہے - اہل استنباط سے مراد وہی اہل
ذکر ہین جو پہلے بیاں انکا گذرا اہل را ہے اور قیاس نہین اب قیاس کی کچھ چندان
ضرورت ہی نہین خاصہ اور عامہ ساری حوادث کے لیئے کتاب اور سنت تا یوم القیمۃ کافی
وشافی ہین الیوم اکملت لکم دینکم اور حدیث شاہد ہیں بجوامع الکلم اور حدیث الا وانی
اوتیت القرآن ومثلہ معہ حجت سرّہ اس مدعا پر ہے یہ تو ہماری علم وشعور اور عقل
کا فتور اور قصور ہے کہ ہم با وجود موجود ہونے کتاب خدا اور سنت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ
وسلم تیری میری قیاس کو پکڑتے ہین بعدم مزاولت قرآن وحدیث سے انکو اس درجہ تک
کر دیا ہے ورنہ **ف** خام ہین اوسکے الطاف شہابی سب پر ہے تجھ سے کیا ضد تھی
اگر تو کسی قابل ہوتا - امت کہا ہے اور قیاس مختلفہ کا حاجتمند ہین تنا یا اپنی رسول
کو سورہ نسا مین یون ارشاد فرمایا لتحکم بین الناس بما اراک اللہ الآیہ اور یون نفرمایا
ولتحکم بما رأیت اگر ایسا ہوتا تو یہ وہ ہم ونا کہنا تمام غیر کامل ہے نعوذ باللہ من جمیع
ما کرہ اللہ اگر یستنبطونہ منہ سے مراد علما مجتہدین ہین تو کیا وہ خاص اشخاص ہین یا عام
ہر زمانہ مین موجود ہین انحصار کے لیئے دلیل چاہیئے اسجگہ قول صاحب تنویر الانوار کا بحوالی
یاد رہی بحث اجماع مین لکھا ہے ثم عندی ان ہذا الاصل ہو المختار لانحصار المذاہب فی
الاربعۃ وبطلان الخامس المستحدث ولکن یرد علیہ انہ ان اریدبہ اختلاف الاختلاف مثلاً
فی زمان واحد فینبغی ان یکون مذہب الشافعی واحمد بن حنبل رحمہ اللہ باطلا حین اختلف ابو حنیفہ

مع مالک فی زمان او احد وان ارید بالاختلاف اعم من ان یکون فی زمان واحد ام لا فکیف
لا یعتبر اختلافنا کما اعتبر اختلاف الشافعی واحمد بن حنبل رح والجواب عسیر صعب ۱۲
انتہی اور بحر العلوم شرح مسلم الثبوت کو اس بحث مین بخوبی ملاحظہ فرمائین **قولہ** صد
وحدیث صحیح کہ آنرا عبد اللہ بن عمرو از جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم روایت فرمودہ
کہ العلم ثلثۃ آیۃ محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ وما کان سوی ذلک فہو فضل رواہ
ابو داؤد وابن ماجۃ **اقول** مراد فریضہ عادلہ سے سہام فرائض ہین نہ استنباط مجتہدین
لوگ کہ خیال ہے مخاطب کٹ ملان جیسو نکا ثبوت استنباط کیطرف گیا ہو ابو داود جو راوی
اس حدیث کا ہے وہ اس حدیث کو کتاب الفرائض مین لایا ہے اور صاحب مشکوۃ
کتاب العلم مین لایا کیونکہ سہام فرائض علم ہین - راے اور قیاس علم نہین بلکہ ظن
ہے اس حدیث مین تو قرآن اور حدیث کا ہی ذکر ہے جس سے مخاطب کٹ ملان کو سخت
انکار ہے چنانچہ کتاب صیانۃ الاکیاس کے صد۱۱۱ مین لکھا ہے ع بہتر ہین
فرہا دینے کو سگنے پر - **قولہ** صد مسئلہ استنباطی مجتہد واجب الاطاعت والعمل
مساوی بقول شارع شدہ کہ آن ناشئے ست از قول شارع الخ **اقول** جو حکم کہ
منصوص صریح نص سے ہو اور نص صحیح قطعی الدلالت ہو وہان اجتہاد کے کچھ
ضرورت نہین اور جہان حکم مستنبط دلالت اشارت وغیرہ سے ہو مگر نص صحیح
قطعی الدلالت نہ ہو بلکہ ایک آیت یا ضعیف خبر سے استنباط مجتہد کا ہو پہر قیاس مجتہد کا
اوپر ساتہہ ایما اور اشارہ کے ہیچ نہ ہوگا ع ثبت العرش اولا ثم النقش + فرضی قاعدون
سے جو غیر مسمن اور مبنی من جوع ہین اپنے ہم مذہبی بہائیونکا دل خوش کرتے ہین ع
لن سعدی بیب را ہوانہ رس ۔ دلی خوش نباید بدندان کس + اس مسئلہ کی تشریح
اگر دیکہنی منظور ہو تو بخاری مین کتاب الاعتصام باب اذا اجتہد العالم او الحاکم
فاخطا خلاف الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتاب الاحکام باب اذا قضی
الحاکم بجور او خلاف اہل العلم فہو رد - نہین غور سے دیکہین استنباط مجتہد کا احتمال
خطا اور صواب دونو کا رکہتا ہے کہ امر شرعی محتمل قول شارع معصوم سے جو متیقن ہے
کیونکر مساوی ہو سکتا ہے کہ لاکن کوئی یقین نہین سکی طرف اوسکا احتمال ہے
اس سے یقین ایک مذہب کیونکر ثابت ہو گی **قولہ** صد حکم استنباطی

مجتہدین ہین را بوحی باطنی تعبیر میکنند اه اقول نعوذ باللہ بنا بر علی ہذا امام صاحب
ہون یا کوئی اور امام سب ہی بے شبہ سے جو نفث فی الروع انکو بواسطہ فرشتہ کے
ہوتا ہے کتب اصول فقہ اور عقاید مین مصرح اور مرقوم ہے کہ استنباط اور اجتہاد مجتہد
کا منجملہ خیالات کے ہے یہ نہ تو اوسکے لیے حجت بن سکتا ہے اور نہ غیر کے لیے
اور اگر بالفرض الہام ہی ہے تو یہ بھی حجت نہین تنویر المنار مین لکھا ہے کہ الہام
در احکام قضائیہ حجت نمی شود اگر ولی قاضی باشد و از الہام معلوم شد کہ حق بجانب
مدعا علیہ است و مدعی کاذب است و این علم وی قاطع است و مدعی بینہ بر دعوے خود
آورد و در بینہ خلل موجب رد شہادت یافتہ نشود درین صورت این ولی قاضی
حکم بینہ خواہد کرد نہ بالہام خود زیرا کہ بر قاضی حکم بظاہر بینہ واجب است نہ بباطن نمی
بینی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند لو رجمت بغیر بینۃ لرجمت ہذہ رواہ البخاری
و امثال این بسیار اند انتہی حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری کتاب العلم
صفحہ ۱۲۱ مطبوعہ مطبع دہلی مین لکھا ہے ذہب قوم من الزنادقۃ الی سلوک طریقۃ تستلزم
ہدم احکام الشریعۃ فقالوا انہ یستفاد من قصۃ موسی والخضر ان الاحکام الشرعیۃ
العامۃ تختص بالعامۃ والاغبیاء واما الاولیاء والخواص فلا حاجۃ لہم الی تلک النصوص
(الی ان قال) وانہ یعمل بمقتضاہ من غیر حاجۃ منہ الی الکتاب والسنۃ فقد اثبت لنفسہ
خاصۃ النبوۃ کما قال نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ان روح القدس نفث فی روعی وقد بلغنا
عن بعضہم انہ قال انا لا اخذ عن الموتی وانما اخذ عن الحی الذی لا یموت وقال انا اخذ
عن قلبی عن ربی وکل ذلک کفر باتفاق اہل الشرع انتہی مختصراً حافظ ابن قیم
نے کتاب اغاثۃ اللہفان بحث مکائد شیطان مین لکھا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب
جو الہام والون اور راے صائب والون کے سردار تہے کچھ فرماتے تو اوسے کمتر
شخص اوس بات کو رد کرتا اور اگر آپکو غلطی معلوم ہو جاتے تو رجوع فرماتے تہے
آپکا دستور تہا کہ اپنی خیالونکو کتاب و سنت پر پیش فرماتے اور محض خیالات پر
التفات نکرتے اور ان جاہلون مین سے ایک کو بہی نہین دیکہتے کہ شریعت پر
التفات کرتا ہو اپنی خیالات پر حکم کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا دل میرے پروردگار سے
یون بیان کرتا ہے اور ہم نے یہ بات زندہ جاوید سے حاصل کی ہے اور تم نے

لوگونے اسطرح کی گفتگو سے بیہودہ کرتے ہین یہانتک کہ کسی نے اس قدر کہ
کسی شخص سے کہاکہ تم عبد الرزاق کے پاس نہین جاتے کہ اونسے کچھ سن آؤ اونے
جواب دیاکہ جو شخص ملک خلاق سے سنتا ہے وہ عبد الرزاق سے سنکر کیا کریگا
اور یہ نہایت جہالت ہے اس لیئے کہ خدا سے تو حضرت موسی بن عمران کلیم الرحمن سنتے
تہے ان لوگونکی گفتگو غالبًا شیطان سے ہوتی ہوگی یا نفس یا دونونسے اور جو
شخص اپنے دلمین خواطر کے پڑنے سے یہ سمجہے کہ مجہکو حاجت شریعت نبوی کی نہین
تو وہ کفر مین سب سے بڑہکر ہے حضرت ابن مسعود سے مسئلہ مفوضہ کا (مفوضہ وہ عورت ہے
کہ زوج اوسکا مرگیا ہو پہلے دخول کرنے سے اور مہر بہی مقرر نہوا ہو) مہینہ بہر پوچہا گیا
بعد مہینے کے فرمایا کہ اسکا جواب اپنی رائے سے مین کہتا ہون اگر درست ہوگا تو
خدا تعالی کیطرف سے ہی اور اگر خطا ہوگی تو میری طرف سے اور شیطان کی جانب سے ہے اللہ تعالے
اور اوسکا رسول خطا سے بری ہین۔ اور حضرت عمر کے منشی نے اُنکے سامنے لکہا کہ یہ
اور وہ ہے جو خدا تعالی نے عمر کو بتایا آپ نے فرمایا کہ اسکو مٹا دے اور یہ لکہہ کہ یہ وہ ہے
کہ عمر کے نزدیک مناسب ہے اور یہ بہی حضرت عمر کا قول ہے جو بخاری نے کتاب الاعتصام باب
ما یذکر من ذم الرائے وتکلف القیاس مین لکہا ہے کہ اپنی رایونکو تہمت لگایا کرو اسلیئے
کہ مین نے ابی جندل کے دن اپنا یہ حال دیکہا کہ اگر مجہکو مقدور ہوتا کہ آنحضرتؐ کے حکم کو
ٹالدون تو ٹالدیتا اور صحابہ کا اپنے رایون کو اچہا نہ سمجہنا بہت ہے اور مشہور ہے جیساکہ دارمی وغیرہ
مین مسطور ہے حالانکہ امت کی نسبت اونکے دل پاک تر اور علم بہت گہرا اور وساوس شیطانی
سے بہت دور تہی وہ لوگ سنت کے تابع اور اپنی تجویز ونکو عیب لگاتے مین امت سے بڑہکر تہے اور
ان لوگونکا حال برعکس ہے انتہی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا انصاف فی بیان
سبب الاختلاف دیکہنے سے امید ہے کہ منصف حقیقی کو تعصب نہی اور حمیت جاہلیت اولی
طریقہ اولی جاتی رہیگی الآمن خزلہ اللہ فی الدارین ﷺ پایان نہین جدال کا انصاف سے
لی اصل بات آنسترگین کا صرط ہے ۔ قول ص۵ اخطار احتمالی مجتہد داخل ہست در صواب
سبقت کہ ہرگز خوفی وخطرہ ندارد نہ در حق مجتہد و نہ در حق مقلد او الخ اقول یہ جہالت اور
غباوت اور حماقت غایت تہا کر اور اوسکے اعوان پر حیران ہون کہ اس داء عضال کا کیا علاج
ہو سکتا ہے؎ لکل داء دواء یستطب بہ ۔ الا الحماقۃ اعیت من یداویہا

بحث شروط اجتہاد مین دیکھو کیا لکھا ہے اللہ تعالی نصب آیات کردہ و مقدمات صحیحہ بیان کردہ ہر کس قادرست برآنکہ در آیات منصوبہ نظر کند و در مقدمات صحیحہ نظر کردہ تالیف نماید و این زمان ہرگز خطا را راہ نیست زیراکہ از مقدمات صحیحہ نتیجہ نمی آید مگر صحیحہ و چون او در خطا افتاد معلوم شد کہ در مقدمات صحیحہ نظر نکردہ و بالجملہ این تقدیر محال ست کہ شخصی خود را از ہوسے بیعدہ شدہ بقصد خالص کردہ کہ برای اصابت نظر کند و الصواب نرسد و النسیہ شد کہ او مجتنب از ہوی نشد و در وقت نظر و در آیات تدبیر نکردہ انتہی مین کہتا ہون امام صاحب ہون یا کوئی اور امام اگر دیدہ و دانستہ احادیث صحیحہ مجمع علیہ (مثل حدیث رفع الیدین اور قرءۃ فاتحہ خلف الامام اور حدیث جہر بآمین وغیرہ کہ جنکے نسبت تواتر لفظی یا معنوی کا اکابر محدثین سے دعوی ثابت ہے) کو چھوڑ کر استنباطاً احادیث ضعیفہ سے شروع کیا تو پھر اس اجتہاد مین خطا ہوئی یا نصوص صحیحہ صریحہ کو چھوڑ کر راے اور قیاس کے تابع ہوئی تو پھر بحسب قول مسطورہ بالا سے معلوم ہوا کہ اہل اہوا ٹھیرینگے حاشاہ اللہ من ذلک اور بعد خطا معلوم ہونے اونکی کی مقلد کو کیونکر اونکے خطا پر عمل جائز ہو گا من عمل عملا لیس علیہ امرنا فہو رد رواہ البخاری اور حدیث لا طاعۃ الا فی المعروف تردید ایسے اجتہاد کی نسبت حجت بینہ ہے اور اگر یہ خطا احتمالی مجتہد داخل صواب متیقن مین ہے تو پھر تخصیص امام ابو حنیفہ رح کی کہان ہوگی آئمہ ثلثہ بلکہ کل مجتہدین کا یہی حکم ٹھیریگا تو پھر ہمارا مخاطب ہمارے رفع الیدین اور آمین بالجہر وغیرہ کے عاملین بالحدیث کو کیون مالنر ہوتی ہے ان افعال کو تو رسول خدا صلعم نے کیا ہے پھر آئمہ مجتہدین سے تو خطاء احتمالی مین امام صاحب اور اونکے مقلدین اور باقی امام اور اونکے مقلدین صواب متیقن مین برابر ہونگے پھر ترجیح امام صاحب کو آئمہ ثلثہ پر ترجیح بلا مرجح ہے اور اگر کہین کہ امام صاحب کے استدلال کے حدیثین اگرچہ ضعیف ہین تو امام صاحب کیوقت ضرور قوی ہین بالکل صحیح نہین کیونکہ امام صاحب کے نزدیک احادیث ضعیفہ سے استدلال درست ہے تو اونکو دلائل حدیثیہ پر صحت کا کسطرح یقین ہو سکتا ہے۔ اور اگر کہین کہ امام صاحب کے وقت مین احادیث جمع نہوئی تہین تو پھر امام صاحب نے اجتہاد کس سے کیا مقلدین خود ہی بحسب قول مشہور ہیچ بدنام کنندہ نکو نامی چند امام صاحب کی کم لیاقتی علم حدیث کے کرتے ہین کیونکہ کہتے ہین کہ امام صاحب کیوقت احادیث جمع نہین ہوئی تہین کہو ۔ اگر

لهذا اہل تحقیق در محدث و مجتہدین تباین نوشتہ و در ہر دو فرقے مین ذیون بعید
ثابت فرمودہ الخ جیسا کہ میرے مخاطب نے لکہا کر فی رسالہ و سوسۃ الخناس فی صدر الناس مین لکہا
ہے اس سے تو صاف معلوم ہوا کہ امام صاحب محدث نہ تہے کیونکہ منصب محدث
کا جیسا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے مصفّے شرح موطا کے صد ۱۹ مین لکہا ہے
یہ ہے روایت حدیث و تمیز تحریف از غیر آن و شرح غریب از دلالت عبارت کہ باعتبار
لغت بودہ باشد و معرفت اسماء رجال جرحا و تعدیلا و ضبطاً لمشکلہ و حکم بصحت و
ضعف کردن و اعتبار و شواہد را دیدن و حکم باستفادہ یا غرابت کردن و مہمل را
تسمیہ نمودن و منصب مجتہد تحدید الفاظ کہ اشتباہ دران واقع شود و تعیین رکن
و شرط و ادب ہر چیزے و تعیین ندب و وجوب کراہت حرمت اطلاق تقیید حکم و
مانند آن الخ امام صاحب مین جو محدث کے خواص ہین کہان سے تہے اگر ہوتے تو فرق
کے وجہ سے ہے ع چلون مین آپ ہے تہا صدر جوابا سبات کی بدلے قولہ صد تقلید
مجتہد بصورت تقلید ست نہ بحقیقت بلکہ در حقیقت اتباع خدا مثل تقلید رسول آن و
الخ اقول تقلید اور اتباع مین فرق بعید ہے بی سند بات مان لینی کا کسی نے
نام اتباع نہین رکہا اور رسول خدا کے اتباع کو تقلید رسول کسی نے نہین لکہا
قرآن مجید مین جابجا بنسبت انبیا علیہم السلام اور قرآن کے اتبعوا سے خطاب
فرمایا نہ قلدوا سے ۔ قاضی بیضاوی کا قول جو تفسیر سورہ بقرہ مین تحت قولہ تعالیٰ
او لو کان اباءہم لا یعقلون شیئا و لا یہتدون مین لکہا ہے نزلت فی
المشرکین امروا باتباع القرآن فمالوا الی التقلید و قیل فی طائفۃ من الیہود
دعاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الاسلام فقالوا نتبع ما وجدنا
علیہ آباءنا لانہم کانوا خیرا منا و اعلم و ہو دلیل علی المنع من التقلید
لمن قدر علی النظر و الاجتہاد و اما اتباع الغیر فی الدین اذا علم بدلیل انہ
محق کالانبیاء و المجتہدین فی الاحکام فہو فی الحقیقۃ لیس بتقلید بل اتباع
ما انزل اللہ انتہی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اتباع اور ہے تقلید اور لہذا
اخبار عن الرسول و الصحابہ کا نام حدیث رکہا اور ما جاء عن التابعین او من بعدہم کا
نام حکایت اور قیاس ۔ معدومیت وجود دلیل مین تقلید مرتفع ہے شاہ عبد العزیز صاحب

تفسیر عزیزی سے سورۂ بقرہ مین تحت قولہ تعالیٰ صم بکم عمی فہم لا یعقلون کے بیان مین
لکہا ہے کہ اس آیت مین تقلید کے نکمے ہونیکی طرف مین اشارہ ہے اور اوسکے دو طور
ہین ایک یہ کہ مقلد سے پوچہنا چاہیے کہ جسکی تو تقلید کرتا ہے وہ تیرے نزدیک حق پر ہے
یا نہین ہے اگر اسکے حق پر ہونا نہین پہچانتا ہے تو اوسکے ناحق ہونے پر تو اسکے پیچہے
کیون پڑا ہے اور جو اوسکے حق پر ہونیکو تو پہچانتا ہے تو بتا کس دلیل سے پہچانتا ہے اگر اور
لوگونکو دیکہا دیکہی پہچانتا ہے تو اسمین بات چل پڑی گی اور اوسمین تسلسل پڑیگا اور اگر اپنی عقل
سے پہچانتا ہے تو - تو اپنی اوس عقل کو مسئلہ حق کے پہچاننے مین کیون نہین لگاتا ہے اور تقلید کو
دیکو اپنی اوپر گوارا اور پسند کرتا ہے - دوسرا طور تردید تقلید کا یہ ہے کہ جسکی تو تقلید کرتا ہے
اگر اوسنے بہی اس مسئلہ کو دیکہا دیکہی سے سمجہا ہے تو تو اور وہ دونو برابر ہوئے اوسمین کون
خوبی ہے جو تو اوسکی تقلید کرتا ہے اور اگر اس مسئلہ کو اوسنے قرآن حدیث سے جانا ہے تو تیری
تقلید پوری ہوگی کہ تو بہی اس مسئلہ کو اوسی دلیل سے جان لے اور جب اوسکی دلیل معلوم ہوگئی
تو تقلید باطل ہوئی انتہی اور تفسیر کبیر مین بہی ایسا ہے لکہا ہے غرضکہ معنی اتباع مجتہدین کا یہ ہے
کہ جب دلیل صحیح کسی مسئلہ مین مل جائے تو اوسکے برخلاف نچلے بلکہ جنپر اللہ تعالیٰ انعام کیا ہے
اونکو مانا اولئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
وحسن اولئک رفیقا - انکو اپنا ساتہی جانین اور فرمایا واتبع سبیل من اناب الی اور فرمایا
یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین تقلید کا نام اتباع سے رکہنا ایسا ہی
جیسا کہ شیطان کے پیرون نے حرام چیزونکے نام رکہے ہین جنکے معانی تفسیرون مین اچہی معلوم
ہین مثلا شراب کا نام ام الافراح یا نبیذ اور سود کا نام معاملہ اور رہن سے نفع پکڑنیکا نام
اجارہ اور محصولونکا نام حقوق شاہی اور مظلوم سے ناحق ظلم سے مال لینیکا نام تعذیر مالی اور
سب سے بڑی اندہیریکا نام دستور عدالت اور صفات پروردگار سے منکر ہونیکا نام تنزیہ اور
فسق کے مجلسونکا نام جسمین راگ اور نغمہ سرائی ہو رہی ہو مجلس نشاط اور عرس اور حلالہ کرنیوالے
کے تحلیل کے نام کو نکاح سے اور محلل کو خاوند کے نام سے بدلنا جسکے کرنیوالیکو آنحضرت نے
لعنت فرمائی اور تیس مستعار فرمایا اور نماز مین ٹنکرین مارنے کو تخفیف الی غیر ذلک من الامثلہ
جیسا کہ حیلہ سازونکا دستور ہے اغاثۃ اللہفان مولفہ حافظ ابن القیم مین ایسا ہی مسطور ہے
قولہ صفحہ ۱۶ تصرفات غیر مجتہد در احکام شرعیہ خواہ از جہت احوال دلیل باشد یا از جہت

منافی دلیل درصورت اختلاف فردو دنہ الخ ۲ **اقول** مخاطب ابن قد حکمت علی نفسک کی
آنبہم مقلد ہیں کر مطلب ہٹا کر جیسے کوئی مفتی کوئی قاضی بنے ہوئی ہیں لقصر فاتنا ادلہ شرعیہ
میں کر رہے ہیں انکی انتباہ نہیں فقہ میں نواب سید محمد صدیق حسن خان مرحوم ہدایۃ السائل
الی ادلۃ المسائل کے صفحہ میں لکھا ہے **سوال** راجح جواز قضاء مقلد ست یا عدم جواز آن
جواب درامر قرآنیہ حاکم را امر کردہ اند بآنکہ حکم کند بعدل وبحق وبما انزل اللہ وبما اراہ اللہ و
این امور را جز مجتہد دیگرے نمی شناسد زیرا کہ مقلد قائل بقول غیر ست نہ قائل بحجت وی وبسوی
دانستن این معنی کہ فلان شئی حق وعدل ست جز حجت راہی دیگر نبودہ ومقلد تعقل حجت نمیکند
تا باہتدا او بسوی احتجاج چہ رسد ہمچنین نیست نزد او علم بما انزل اللہ بلکہ نزد او ہمین علم بقول
کسے ست کہ تقلید وی میکند اگر فرض کنند کہ وی ما انزل اللہ وما جاء عن الرسول صلعم را بطریق
علم صحیح می داند پس مقلد نخواہد بود بلکہ وی مجتہد ست ہرچند ازان انکار کند ہمچنین مقلد را بالنظر
وفکر حاصل نیست وحکم او حکم بما اراہ امامہ خواہد بود نہ بما اراہ اللہ وی نمی داند کہ این قول کہ امام
وی گفتہ موافق حق ست یا مخالف آن وقاضی درحقیقت کسی ست کہ حکم میکند میان مسلمانان
بانچہ از شارع آمدہ نہ بانچہ از امت آمدہ زیرا کہ اعم توابع انبیاء ورسل اللہ علیہم الصلوۃ والسلام
نہ متبوع آنحضرت ؐ چون معاذ بن جبل را بہ یمن فرستادن خواست فرمود چہ گونہ حکم خواہی کرد وقت
پیش آمدن قضا گفت حکم کنم بکتاب خدا فرمود اگر دران نیابی گفت بسنت رسول خدا ؐ فرمود
اگر دران ہم نیابی گفت اجتہاد کنم برای خود وتقصیر نکنم دران آنحضرت ؐ دست بر سینہ وی زد و
فرمود خدا را سپاس کہ رسول رسول را توفیق مرضی رسول داد ترمذی وابوداود وابن ماجہ
این حدیث را روایت کردہ اند وہرچند در وی سخن باشد لیکن حافظ ابن کثیر در حجت بودنش طرق و
شواہد وے جمع نمودہ وگفتہ ہو حدیث حسن مشہور اعتمد علیہ ائمۃ الاسلام وقد اخرجہ امام احمد ایضا
وابن عدی والطبرانی والبیہقی وائمہ حدیث را در وی کلام طویل ست وبعض گویند لا اصل لہ است
وبعض گویند حسن معمول بہ ست وبعضی گویند ضعیف ست وحق آنست کہ حسن لغیرہ ومعمول بہ است
وعلما درو کے دلالت ست برانکہ واجب بر قاضی تقدیم قضا بکتاب اللہ باشد بعدہ اگر دران نیابد
بسنت رسول وی حکم کند پس اگر درو کے ہم نیابد باجتہاد ورای پردازد ومقلد ہرگز متمکن قضا بما فی
کتاب اللہ نیست چہ وی طریقہ استدلال وکیفیت آن نمی داند ونہ حکم بسنت رسول خدا ؐ
می تواند کرد بہمین وجہ کہ بحیث آنکہ میان صحیح وموضوع وضعیف ومعلل تمیز نمی دارد وی نمی شناسد کہ

بلکہ لم علت معلل شدہ ست ونہ از اسباب متقدم ومتاخر وعام وخاص ومطلق ومقید
ومجمل ومبین وناسخ ومنسوخ می فہمد بلکہ خود بمفاہیم این الفاظ وتعقل معانی وی پی نمی برد تا بدقیق
انقسامات دلیل بچیزے ازینہا چہ رسد وچون بگوید کہ نزد من چنین صحیح شدہ پس ترا وچہ باشد واگر
گوید شرعا چنین صحیح گشتہ پس وی نمی داند کہ شرع چیست غایت ما فی الباب آنکہ گوید این حکم بقول فلان
بصحت رسیدہ ونمی داند کہ در نفس الامر صحیح ست یا نہ وچون ندانست وبدان حکم کرد یکی از قاضیان
نار باشد زیراکہ اگر حکم او موافق حق افتادہ ست پس ہرچند حق باشد اما وی نمی داند کہ آن حق ست یا
این حکم او باطل باشد ونمی داند کہ آن باطل ست واین ہر دو کس در دوزخ روند چنانچہ حدیث
بدان وارد شدہ وقاضی جنت ہمان کس باشد کہ حکم بحق بکند ومی داند کہ آن حق ست وشک
نیست کہ دانندہ حق مجتہد ست نہ مقلد ہذا یعرفہ کل عارف درینجا اگر مقلد بگوید کہ من می دانم کہ
آنچہ بدان حکم کردہ ام قول امام من ست وآن حق ست وکما فی التلویح ص ۷۴۷ مطبع نولکشوری

الادلۃ الاربعۃ انما یتوصل بہا المجتہد لا المقلد فاما المقلد فالدلیل عندہ قول المجتہد فالمقلد

یقول ہذا الحکم واقع عندی لانہ ادی الیہ رای ابی حنیفۃ وکل ما ادی الیہ رایہ فہو واقع علیہ
عندی انتہی) زیراکہ ہر مجتہد مصیب باشد گوییم تو درین مسئلہ مقلدی یا مجتہدی اگر مقلد ہستی
پس ما ہو محل نزاع را دلیل خود گردانیدے وآن مصادرہ باطلہ باشد زیراکہ نمی دانی کہ آن در
نفس الامر خود حق ست یا نہ تا بدانستن زیادہ بران چہ رسد واگر مجتہد بودی چہ ستم بر تو تحقیق ماندہ کہ
مصیب بودن ہر مجتہد از صواب ست نہ از اصابت چنانکہ اہل علم کہ قائل بتصویب مجتہدین اند
در مولفات معروفہ منتجر بدین مسئلہ پرداختہ اند وچون اشتقاق مصیب از صواب ثابت نہ
از اصابت زعم تو کہ مذہب امام تو حق ست از وی مستفاد نشد زیراکہ این صواب منافی خطا نیست
ولہذا در حدیث مسلم آمدہ کہ اذا اجتہد الحاکم فاصاب فلہ اجران وان اجتہد فاخطأ فلہ اجر وہذا لا
یخفی الا علی اعمی وچون درمیان صواب واصابت فرق نمی توانستے کرد بہتر آن ست کہ نفس خود را
بسکوت مستور کنی زیراکہ جاہل را بہ از خاموشے نیست وچنین کس را در مباحث علمیہ دخل ہیچ نمی باید
کرد بلکہ وی در خورے تعلم ست از کسیکہ حق تعالی علم کتاب وسنت بوی ارزانی داشتہ تا آنکہ
حلاوت علم ذوق نماید ومرارت جہل را درک کند این مسئلہ خیلی طویل الذیل ست ودر کتب اصول
وفروع خلاف دران مدون اما چون سائل از اقوال رجال سوال نکردہ بلکہ از تحقیق حق پرسیدہ
لہذا برہمین قدر اکتفا رفت ــ ماند آنکہ در شہرے تخاصم در امری اتفاق افتد وانجا مجتہدی

برای قضایا فته نشود خصمین ترافع بسوی قضات مقلدین آن بلده کنند یا نه پس جوابش آنست
که اگر خصمین را وصول بقاضی مجتهد ممکن ست مقلد را نمی رسد که میان آن هر دو حکم کند بلکه هدایت
بقاضی مجتهد نماید و بگوید که پیش فلان بروید یا قضیه را بسوی وی رفع کنید تا قاضی مذکور دران
حکم بما اراه الله فرماید و اگر وصول تا وی متعذر یا متعسر ست درین صورت تولیت قاضی مقلد
بوجه ضرورت برای فصل خصومت لاباس به باشد لیکن بر وی واجب ست که دعوی علمی که
خود حال او نیست نکند و نگوید صح لہ ذلک او صح شرعا بلکه چنین گوید که قال امامه کذا خصمین را بداند
که این حکم او بقول امام فلان ست و در حقیقت این قاضی محکم باشد نه حاکم و تحکیم در شریعت مطهره
ثابت شده چنانکه در قرآن کریم در شان زوجین آمده که فابعثوا حکما من اهله وحکما من اهلها
وکما فی قوله تعالی یحکم به ذوا عدل منکم و چنانکه در زمان نبوت و عهد صحابه در بسیاری
از قضایا همچنین اتفاق افتاده و هر که آب نیابد تیمم بخاک کند و یک چشم بودن بهتر از کور بودن ست
و عاقل بزخرف مقلدین و تمویه ایشان بر عامه بتعظیم شان مقلدین و نشر فضائل و مناقب
مجتهدین فریب نمی خورد و از موازنه کردن ایشان میان مقلد و کسیکه در زمانه این مقلدان هم مرتبه
اجتهاد رسیده ست از جا نمی رود زیرا که این چیزها خارج از محل نزاع و مغالطه قبیحه اند و در عامه
باین رهگذر نفاق زود ترمی اندیشود چه افهام ایشان قاصر از ادراک حقائق باشد و شناخت حق
نزدیک ایشان برجال ست و اموات را در صدور ایشان جلالت و مخامت و طبائع مقلدین
نیز قریب بطبائع عوام ست و چنانکه اینها بقبول اقوال علما مجتهدین قریب اند همچنان عوام بقبول
قول ایشان اقرب بوده اند زیرا که رتبه مجتهدین مباین مرتبه عامه ست و بجائی رسیده اند
که اذهان عامه از تصور آن تنگی می کنند پس چون مقلد بگوید که من بمذهب شافعی حکم می کنم و شافعی
اعلم بود ازین مجتهد که معاصر من ست و اعرف بود بحق از وی عامه بزودی هر چه تمام تر چون
سیل منحدر بتصدیق وی برخیزند و اذهان ایشان باذعان این مغالطه از وی باکمل انفعال
و اسرع تاثیر منفعل و متاثر گردد با آنکه مجتهد معاصر بجواب آن مبتدا ند گفت که محل نزاع موازنه میان
من و تست نه میان من و شافعی و من عدل و حق را می شناسم و اجتهاد در راے خود در غیر
منصوص کتاب و سنت میکنم و تو هیچ نمی شناسی و نه بر اجتهاد راے خود قدرت داری و خود
بر اینهم راے و اجتهاد نیست زیرا که اجتهاد در راے عبارت از ارجاع حکم بسوی کتاب و سنت
بمقایسه یا بعلاقه ایست که اجتهاد آنرا جائز میدارد و تو نه کتاب می شناسی و نه سنت میدانی

تا بعد تسلیم کیفیت ارجاع بسوی سنت این بود وحاصل بوجوه مقبوله چه رسد واین جواب مجیب بنا بر
بانکه حق بحث ست از فهم عامه دور تر افتاده وممکن نیست که مخاطب بدان اذعان کنند آری چنان
که درین دور آخر زمان غریب الشان منقولات مقلده از آنچه او قم اند در نفوس ایشان مستقل
مجتهد عصر را از کتاب وسنت احتجاج میکنند گرچه کثیر طیب ازال شنیده دوا زین باب چیزی دیده
وشنیده شد که در بودن آنها از علامات قیامت کبری شک نتوان کرد یا آنکه اکثر مسائل این
احکام وفتاوی خود از مقلدین دیگر نقل می آرند وجولان ومجولت نمودن آنرا منسوب
بمذهب امام خود می نمایند وهر که خلاف آن از کتاب وسنت بیارد او را حشویه نامند او و
مخالفت مذهب وسبائیت اهل علم میکنند حالانکه اگر انه کی ازین پایه بالاتر روند دریابند
که خود ایشان مخالف امام خود بوده اند نه موافق او واین موافق امام ایشان است نه مخالف وی
وسخن در عدم وجوب تقلید نزد وجود نصوص با تنقیح مناط این مسئله در کتب اصول فقه مثل
مسلم الثبوت وشرح وی بحر العلوم عبد العلی وغیرهما مصرح است جمعی اهل علم قدیماً وحدیثاً درین باب
کتب ورسائل مستقله تالیف کرده اند ووجوب تقلید عینی واعیانی را از بیخ بر کنده وجواز ش
در جائی باشد که تقلید مضاد نص صریح صحیح کتاب وسنت نیفتد واگر در برابر نص قرآن وحدیث باشد
ونعوذ بالله منه پس کفر بواح وضلال صراح خواهد بود وچه مسلمانی باشد که در برابر قول رسول صلعم
معصوم واجب الطاعة قول یکی از امت ترجیح دهند وباز دعوی ایمان نمایند انتهی۔ میں کہتا
ہوں کیونکر قاضی مقلد کی قضا اور مفتی کی افتا جائز ہو گی خود آنحضرت صلعم نے مفتیان رای
کو جہال ضلال فرمایا ہے کچھ شک اور شبہ نہیں کہ مقلدین سب مفتی بالرای ہیں۔ حدیقة
الندیہ شرح طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۹ جلد ۲ میں لکھا ہے ذکر النجم الغزی فی حسن التنبہ ان من اخلاق
الیہود والنصاری الاخذ بالرای مع وجود النص والقیاس الفاسد والافتاء بذلک روی البزار باسناد
حسن ابن القطان عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل امر بنی اسرائیل
معتدلا حتی بدا فیہم ابناء سبایا الامم فافتوا بالرای فضلوا واضلوا ورواہ ابن ماجة ولفظہ لم یزل امر
بنی اسرائیل معتدلا حتی نشأ فیہم المولدون ابناء سبایا الامم التی کانت بنو اسرائیل تسبیہا فقالوا
بالرای فضلوا واضلوا وروی البزار ورجالہ رجال الصحیح فی الکبیر عن عوف بن مالک رض عن النبی صلعم
قال تفترق امتی علی بضع وسبعین فرقة اعظمہا فتنة علی امتی قوم یقیسون الامور برایہم فیحلون
الحرام ویحرمون الحلال ومن اخلاق الیہود والنصاری الیضا خوض الانسان فیما لا یعلم وافتاء الناس

بغیر علم واخذ العلم عن العوام الذین لایضبطون وفی الصحیحین عن ابن عمر رض قال سمعت رسول اللہ
یقول ان اللہ لایقبض العلم انتزاعا ینتزعہ ولکن یقبضہ بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالم اتخذ
الناس رؤساء جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا ومن اخلاق الیہود والنصاریٰ ایضا
اخذ العلم من الکتب والاعتماد علی الکتاب دون الروایۃ وقد روی فی الحدیث والآثار من وصف
ہذہ الامۃ فی التوراۃ ان جباہم فی صدورہم روی الطبرانی فی الاوسط عن ابی موسیٰ رض
قال قال رسول اللہ صلعم ان بنی اسرائیل کتبوا کتابا فاتبعوہ وترکوا التوراۃ وروی ابن ابی شیبۃ
عن ابن سیرین قال انما ضلت بنو اسرائیل بکتب ورثوہا عن آبائہم انتہی **قولہ صفحہ ۱۱**
بخلاف احادیث متفق علیہا بخاری ومسلم کہ آنہا را محدثین اہل اخبار مورخین متاخرین در اول
درجہ از احادیث دیگر کتب حدیث در حجیت گذشتہ چہ آن احادیث متفقہ مرفوعہ سوار متواتر ظنی
الی ان قال پس فقہ آئمہ اربعہ را کہ بتواتر مخدوم شدہ گذاشتہ و در پس منقولات مورخین
اہل اخبار و اقوال و اسناد لسانی بی حجیت ایشان رفتہ برصرف قال رسول اللہ صلعم گفتۂ ایشان
فریفتہ شدہ ظنیات را تقلید نمودن صریح حماقت و قبیح جہالت و نہایت ضلالت ست الخ
(قول) اگر احادیث بخاری ومسلم وغیرہ ظنی ہین تو کل احتجاجات فقہا کے باطل ہونگی کیونکہ
اونکی سند مستقل کوئی نہین اپنے گستہ احادیث سے سند لاتی ہین اور کہتی ہین ولنا ما رواہ
البخاری ومسلم اگر یہ احادیث ظنی ہین تو بدء الخلق کا حال اور احوال بہشت دوزخ عقاب ثواب
متواتر فقہ سے بتا کونسی فقہ کی کتاب مین دیکہہ کر تم ایمان لائے ہو اور تصدیق حاصل کی
ہے کتب علم کلام اور متکلمین کے اقوال سند ہونگی اس حمیت جاہلیت اور ہٹ دہرمی کا
کیا علاج اگر خوف طوالت رسالہ کا نہوتا تو اس بحث کو پوری طرح بیان کرتا لکن ناقل وگفتے
خیر ما کثر والہی سے شرح این ہجران واین خون جگر — این زمان بگذار تا وقت دگر **قولہ**
صفحہ ۱۴ مقلد نزد اہل اصول وفقہ دو قسم است یکی عامی خالص دوم مقلد عالم مستدل مقلد عامی
را برائے خود کار بند شدن حرام ست و مقلد عالم را بر صواب دید و رائے خود بر خلاف مذہب
رفتن جائز ست الخ **(قول)** حد ہوں اوسکے دشمن کا موافق اوسکے اپنوں کا
ہوتا ہے جسکو اپنا پرایا سب لیلے او سیہ شیدا ہوں — یہ تو بعینہ مطلب ہمارا ہے کہ اہل نظر کو
مخالفت مذہب امام کے جائز روا ہے لہذا سیکڑوں فروع زید یہ ہین کہ جنہین حنیفہ اونکے
موافق متبعین سکے مخالف ہین ع آنچہ مردم می کنند بوزینہ ہم + نیل الاوطار کے ملاحظہ

کرنے سے بخوبی یہ امر منکشف ہوتا ہے بلکہ فرقہ نا رویہ روافض سے حنفیہ کے مذہب کا اکثر ملا ہوا
ہے کما قال النبیل ایضا۔ خبر کت مذاہب کے بعض مسائل مذہب دیگر سے کسی کو احد الفریقین نہیں
مفر نہیں۔ تلفیق مذہب اسیکو کہتے ہین جو ہمارے آجکل کے حنفی انکار کر رہے ہین اگر
اسمعیل شہید نے اس مسئلہ کو الہام الحق مین تفصیل لکھا ہے طحطاوی غایۃ الاوطار شامی
رسالہ ملا حسن شرنبلالی کا بغور دیکھین **قولہ صفحہ ۳** درکتب فقہیہ اہل ترجیح مر مسئلہ مختلفہ بین
المشایخ را تنقیح نمودہ راجح را از مرجوح جدا ساختہ مذہب قرار دادہ اند کہ ہذا ہو الاصح او الصحیح او
الاظہر او الاوفق او علیہ الفتوی او بہ ناخذ الخ **اقول** الی اللہ المشتکی رب انجنی احتیال کثیر از
الناس کلایتہ مخاطب من کتب حدیث مین بہی آئمہ حدیث نے ہر حدیث کی نسبت بعد تلاش احوال
روایت او متون کے راجح مرجوح سے جدا کر دیا ہے کہ ہذا اصح ما جاء فی ہذا الباب او ہذا حدیث
صحیح او حسن او حسن صحیح و امثال ذالک انصاف ہے دیکھو تعصب نہی انصاف سے بعید ہوگا با وجود
جنکی نسبت فقہا اصح یا صحیح کہہ رہے ہین وہ صرف اقوال غیر مستندہ الی الامام ہین۔ اگر اجماع
محبت ہو تو صحیحین کی تفضیل پر اجماع الکل ہے اور اجماع الاکثر کا بہی یقین ہے مخاطب کو بہی
انکار نہوگا گو ابن الہمام اور اسکے اتباع کا انکار تمہاری نظر سے گذر چکا ہو صاحب دراسات
اللبیب نے ایک عمدہ دراسہ لکھا ہے صحیحین کے ترجیح پر ایسا اجماع ہے کہ امام ابو حنیفہ رح کی تقلید
یا اسکی تفضیل ائمہ ثلثہ پر اجماع ہے تفصیل اسکی لکھنا ضرور نہین ہے ۵ بسو گند گفتن کہ زر بہتر است
چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست۔ مخاطب کو اس اقرار سے معلوم ہوا کہ فقہ مین بہی ایسے مسائل
ہین جو راجح مرجوح کرنے کی حاجت ضرور پڑتی ہے کل نہ تو صحیح ہین اور نہ ضعیف ہین کہتا ہون
دراصل التزام صحت کا فقہا سے کتب مدونہ فقہ مین نہین ہے بعض مسائل ہین تو اپنے امام صاحب
رح سے مخالف ہین مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ صاحب ہدایہ نے دس جگہہ مین مخالفت
مذہب امام کے کی ہے اور بعض فقہا رطب یابس جمع کرکے کوئی علماء بلخ کا قول ہے کوئی کرخی کا
کوئی بزدوی کا اور منسوب بہ امام کر دیا ہے ہم تو یہ ہے کہ دراصل التزام صحت استنباطاً امام صاحب
ہی سے نہین ہے تو پہلون سے صحت کا التزام کیا ہو سکتا ہے۔ امام صاحب کی مناقب
اور حنیفہ کی اصول مین لکھا ہے کہ امام صاحب کے نزدیک حدیث ضعیف قیاس سے مقدم ہے
میرے خاص مخاطب خالی کٹے ملان اور بڑے معین دلیل ہے اس لئے سب تصدیق اور اسکا قول
نقل کرتا ہون شیخ صاحب فرماتے ہین ان اینجانکہ تقلید و اتباع امام ابو حنیفہ رح با احادیث و اقوال

صحابہ نیست دیگرے را نیست امام حافظ ابو محمد بن حزم گفتہ کہ اصحاب ابو حنیفہ ہمہ متفق اند کہ
کہ حدیث ہر چند ضعیف باشد مقدم تر و اولی تر از قیاس واجتہاد ست و دیگرے تا بحد ضرورت از عمل
عمل بقیاس نکنند و عمل بحدیث باقسامہ از دست نمیدہد الی ان قال واز اقسام قیاس نیز جز بقیاس
مؤثر عمل نکنند و قیاس مناسب و قیاس شبہ و قیاس طرد ہمہ نزد وے متروک و غیرہ معمول ست
انتہی مین کہتا ہون تعجب ہے کہ ہماری خاص مخاطب غالی اور اوسکے اعوان کا عمل در آمد امام
صاحب کے اس چال پر کیون نہین ہے ملاہو لہ ہے تعصب کا چہرون پر روغن مٹا سکے نہ کوئی
شیخ برہمن کا رنگ ہے اس قول شیخ صاحب سے معلوم ہوا کہ جب امام صاحب ضعیف حدیث پر عمل
کر لیتے تھے جیسے شیخ نے کہا اور اوسے قیاس پر مقدم کرتے تھے تو معلوم ہوا کہ جن لوگون نے
نقل کیا ہے امام سے اذا صح الحدیث فھو مذھبی یا یہ کہ المجتہد اذا استدل بحدیث
کان تصحیحا لہ کما فی رد المحتار یا کہا ہے کہ امام صاحب کے استدلال کی حدیثین اگر آج ضعیف ہین تو
امام کے وقت وہ ضرور قوی ہین بالکل صحیح نہین کیونکہ امام کے نزدیک جب احادیث ضعیفہ سے
استدلال درست تہا تو اونکے کل دلائل حدیثیہ پر صحت کا کس طرح یقین ہو سکتا ہے بلکہ ضعیفہ
مرسل منقطع اور مدلس کی حدیث اور اثر صحابی سے حجت پکڑنے کو مجوز ہین پس اونکے دلائل پر
یقین کرنا کہ وہ کتاب اللہ و سنت صحیحہ سے مبنی ہین یا یہ تقیید کہ جب حدیث صحیح ملی وہ میرا
مذہب ہے یا مجتہد کا استدلال کسی حدیث پر اوس حدیث کی تصحیح ہے صحیح نہو گا کیونکہ جب حدیث ضعیف
امام صاحب قیاس پر مقدم کرتے تھے تو حدیث صحیح بطریق اولی مذہب امام ہو گا اور قیاس پر
مقدم ہو گی باوصف اسکے پھر یہ کہنا کہ امام کے مذہب کی لوگون نے تصحیح مسائل فقہیہ کی ہے
اور اوسکے تصحیح کو ترجیح دینا تصحیح آئمہ حدیث پر خیالی و از قبیل حمق سے نہو گا تصحیح حدیث کا وظیفہ
اہل الحدیث کا ہے نہ فقیہہ کا جیسا کہ شاہ ولی اللہ نے مصفی شرح موطا کی ص ۱۹ مین لکھا ہے اور
میرے مخاطب نے بھی ص ۱۱ کتاب فیصلہ الجنائز کے ابس مین نقل کیا ہے ہمارے مخاطب کو قول
شیخ عبد الحق اور عینی کا یاد رہے شیخ صاحب شرح سفر السعادت کو ص ۲۱ مین ہدایہ والی کے
نسبت یہ کہا ہے و کتاب ہدایہ کہ در دیار مشہور و معتبر ترین کتابہاست نیز در ینجا ہم انداختہ
چہ مصنف در اکثر بنای کار بر دلیل معقول نہادہ و اگر حدیثی آوردہ نزد محدثین خالی از ضعفی نہ غالبا
اشتغال وقت آن استاد در علم حدیث کمتر بودہ ست انتہی اوسکے ساتھ ترکا نہایت لطیفہ رکہتا ہے
علامہ عینی نے خطبہ شرح ہدایہ مین لکھا ہے ان بعضہم ذکر نفسہ من الاستدلال فی الفصول الخبار

لیس بہا اصل فی الاصول وہل ہذا الاکذب علی الرسول صلعم وقد رویناہ عن طریق البخاری وغیرہ
عن انس قال قال رسول اللہ صلعم من تعمد علی الکذب فلیتبوء مقعدہ من النار انتہی اور او سکے
سوا یہ ہے کلام اشرف بن طیب بن تقی الدین حیدر جرجی کا بلکہ اس سے بھی بڑھکر ہدایہ کی اکثر
اور او سکی احادیث کا بے اصل ہونا ثابت کرتا ہے قال فی تنبیہ الوسنان ان الحدیث مالم یثبت
لہ سند فی الاصول لا یصلح للتمسک والتبول فان موضوعات الزنادقہ واہل البدع جاوزت مائۃ
الف من الاحادیث کما صرح بہ النقاد ولو وجدہ واحد فی بعض کتب الحنفیۃ فلیس بہ اعتداد
کیف واکثر متاخری فقہائنا الحنفیۃ من علماء ماوراء النہر والعراق والخراسان لم یسندوا احادیثہم
التی یذکرونہا فی کتب الحنفیۃ الی اصل من اصول الحدیث الجلیل الشان حتی صاحب الہدایۃ التی
علیہ مدار رحی الحنفیۃ یظہر ذالک لمن راجع شرحہا الموسوم بفتح القدیر للشیخ کمال الدین ابن الہمام فانہ قد
بالغ فی حمایۃ مذہب الامام ابی حنیفۃ بتائیدہ بالاحادیث الثابتۃ فی الصحاح والسنن والمسانید
والمعاجم ولم یتیسر لہ تخریج احادیث الہدایۃ فی اکثر المواضع الظفر بلفظ الحدیث الذی ذکرہ صاحب
الہدایۃ ولم یظفر فی بعضہا بشیء اصلا انتہی ما فی تنبیہ الوسنان تفصیل اسکی یہ ہے کہ مسائل
اجتہادیہ مذہب حنفی جنمین بعض اقوال موافق ہین آیات اور احادیث صحیحین وغیرہما کے
سو انمین کلام نہین اور بعضے اقوال مخالف ہین صحیحین کے وہ تین قسم ہین ایک وہ جنکا
ماخذ اور احادیث صحیحہ ہین سوا احادیث صحیحین کے دوسری وہ جنکا ماخذ احادیث ضعیفہ
ہین تیسری وہ جنکا کوئی اصل نہین فقط دلائل عقلیہ سے مقابلہ نصوص صحیحہ کے ہین وہ بالاتفاق
حجت نہین اور یہ قسم اخیر اکثر اور غالب ہدایہ مین ہین چنانچہ شیخ عبدالحق نے شرح سفر السعادۃ
مین لکھا ہے تیجہ ہے تصحیح آئمہ حدیث کے نسبت تصحیح فقہا کی کیا وقعیت رکھتی ہے
سچا ہے بام یار سے دعوی کہسرے + اپنی زرا بساط تو اے آسمان دیکھہ ممکن نہین کیون
مقصد تجھے ملی + اس جنس کی تلاش مین اک دکان دیکھہ + حافظ ابن قیم کتاب اغاثۃ
اللہفان کے ساتوین باب مین لکھتے ہین کہ قرآن کریم اور حدیث کی سوا جو لوگون نے
کتابین بنائین ہین اور اونکی تحریرین اور معقولات ہین جنمین وہ علوم ہین کہ جنپر اعتماد نہین خواہ
جہول اور توہمات ہین کہ امر حق سے کچھ اونکو مس نہین خواہ درست باتین ہین مگر دونکو اون سے
کچھ فائدہ نہین بلکہ صرف تقلیدین اور تحریرین ہین تو اس قسم کی کتابین وغیرہ ایسے ہین جیسا
دبلی اونٹ کا گوشت سخت پہاڑ کی چوٹی پر رکہا ہو کہ نہ جگہہ آسان ہے کہ کوئی اوپر چڑھے

اور شبہ نہ ہے کہ کوئی نقل کرلاوے اور جو کچھ کسی نے لکھا ہے نہ وہ قرآن مجید اور حدیث میں
صحیح تقریر اور نہ وہ تفسیر سے موجود ہے بس وسکے یہاں بجز کلام کے طوالت اور بناوٹ اور
وقت کا اور کچھ فائدہ نہیں انتہی مع الا کل شیئ ما خلا اللہ باطل + جن اشیاء کو امام صاحب
نے ناپسند سمجھا ہوگا اوسی بات کو متاخرین حنفیہ کر رہے ہیں اہلحدیث پر ناحق تہمتیں لگاتے
ہیں مصرعہ قد اصبحت ام الخیار تدعی + علی ذنبا کلہ لم اصنع + امام صاحب کی
نسبت خود صاحب نور الانوار نے بحث شروط اجتہاد مسئلہ المجتہد یخطی و یصیب میں طعن
اعتزال کا لکھا ہے - خدا کا جھوٹ بولنا اور وعید میں خلاف ورزی کرسکنا شرح عقائد
کے صفحہ میں ہے - انبیا علیہم السلام سے خطا کا سرزد ہونا مرقات ملا علی قاری اور شرح
سفر السعادۃ شیخ عبد الحق اور اکثر کتب اصول حنفی مثل نور الانوار و حسامی وغیرہ میں موجود ہے
ہدایہ مطبوعہ مصطفائی کے صفحہ ۲۶ میں لکھا ہے اگر تھوڑا سا پیشاب پانی میں ملجاوے تو
اوس سے وضو کرنا جائز ہے - قاضیخان مطبع نولکشور کے صفحہ ۳۶۴ عالمگیری مطبوعہ دہلی
صفحہ ۳۴ رد المحتار کے صفحہ ۱۳۱ میں لکھا ہے کہ پیشاب کے ساتھ مردار کی جھلی پر قرآن لکھنا جائز
ہے نعوذ باللہ من ذلک درمختار باب المیاہ غایۃ الاوطار مطبع صدیقی کے صفحہ ۱ میں
لکھا ہے کہ کتے کو بغل میں لیکر نماز پڑھنے جائز ہے اور اوسی کتاب کے صفحہ ۹۹ میں لکھا ہے کہ کتے کے
کھال کی جائے نماز اور ڈول بنانا جائز ہے طحطاوی باب المیاہ و کتاب الصید اور منیہ میں
لکھا ہے کہ خنزیر کا چمڑہ دباغت سے پاک ہوتا ہے - بلا انزال دخول سے غسل واجب نہوتا
درمختار کے صفحہ ۱۹ میں لکھا ہے - درمختار میں کتاب الحظر والاباحۃ میں لکھا ہے کہ سور نے
کا دودھ بکری کے بچے کو پلایا جاوے تو وہ حلال ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دودھ پاک ہے
فتاوی برہنہ اور بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں لکھا ہے کہ عضو تناسل پر لپٹ حریر کر جماع کرلے
سے بدون انزال غسل واجب نہیں ہوتا قاضی خان کے صفحہ ۱ میں لکھا ہے کہ تسکین شہوت
کیلئے مشت زنی جائز ہے اور ابن الہمام نے فتح القدیر شرح ہدایہ کے صفحہ ۲۹ میں بھی یوں ہی
لکھا ہے مسند خوارزمی جو مسند ابو حنیفہ کر مشہور ہے اوسکے صفحہ ۱۰۲ میں لکھا ہے کہ زمین اور
جسم اور کپڑا کسیطرح ناپاک نہیں ہوتے طحطاوی کے صفحہ ۴۵ میں لکھا ہے کہ چھت پر نجاست
ہی ہے اور نہایت ہی تھوڑا پانی چل رہا ہے تو وہ پانی پاک ہے - طحطاوی کتاب النکاح
باب المحارم کے صفحہ ۲۰۵ مطبع کلکتہ میں لکھا ہے کہ قیامت میں نکاح محارم سے جائز ہوگا

[illegible]

سوا ے ماں اور بیٹی کے ۔ دُرِ مختار کے صفحہ ۳۲ مین لکھا ہے کہ عورت کی رطوبت اندام نہانی پاک ہے جو لوگ کہ حنفیہ کو متواتر سمجھتے ہین اور احادیث کو ضعیف جیسا کہ میرے مخاطب رسالہ کے صفحہ ۱۱ مین ہے) تو وہ اس رطوبت کو چاٹ لیا کرین ۔ در مختار کے صفحہ ۳۴ مین لکھا ہے کہ اگر انگلی سے نجاست لگی ہے تو وہ چوسنے سے پاک ہو جاتی ہے ۔ حنفیہ کے نزدیک زیورات و جواہرات و مروارید فیروزہ لعل الماس وغیرہ اور گھوڑے خچر اونٹ سواری یا باربرداری کے اور مکانات کرایہ اور نابالغون کے مال مین خواہ یہ سب کروڑہا روپیہ کے ہون زکوٰۃ واجب نہین ہے کیسے حیلہ ساز ہین جو اسکے فرض کو ٹالتے ہین اور خود مطلبی کیلئے ہر ایک بات حیلہ کو ثابت کر لیتے ہین یخادعون اللہ والذین امنوا وما یخدعون الا انفسہم اور یہ ارشاد ان المنافقین یخادعون اللہ وھو خادعہم الآیۃ ۔ شیخ محمد معین نے دراسات اللبیب صفحہ ۳۵۹ مین لکھا ہے ان اباحنیفۃ من کبار الملاحدۃ وانما التشبث بالسمین ممن ترسم بمذہبہ انتہیٰ

قولہ صفحہ ۲۷ مجتہدین زمانہ مفقود ہے **اقول** یہ وہم ہے یا مغالطہ ہے اجتہاد مطلق مستقل اگرچہ چند مدت سے نہین پایا گیا لیکن اجتہاد فی البعض اور اجتہاد منتسب تو آجتک جاری ہے علمار محققین اجتہاد مطلق کے جواز و وقوع کا بارہوین صدی مین دعویٰ کر گئے ہین اور اصولیین کتب اصول مین قیامت تک اوسکے امکان و وقوع پر فرما چکے ہین شاہ ولی اللہ مصنفے شرح موطا کے اوائل مین اور عقد الجید مین رحمہ اللہ مولوی عبد الحی کا رسالہ فوز الکبیر اور مسلم الثبوت اور شرح اوسکا بحر العلوم کو بغور دیکھین متقدمین حنفیہ مین تو شرط اجتہاد کے حفظ مبسوط اور ظاہر روایت کا تہا جیسا کہ کتب اصول فقہ مین بحث شروط اجتہاد مین مشرح و مفصل مرقوم ہے اب تو انکار میرے مخاطب کا واقعی سچ ہے حنفیہ مین آجکل کوئی مجتہد کیا بلکہ بزعم مخاطب عالم بھی نہین رہا چنانچہ کتاب صیانۃ الاکیاس کے صفحہ ۲۷ مین لکھا ہے کہ علمار این زمانہ در عامی داخل اند اور عموم خطاب مین متکلم اس قول کا بھی داخل ہے ع مین تو ڈوبا ہون ولی تجھکو بھی لے ڈوبونگا ۔ اسی اعتقاد اہل علم مین داخل نہین بالاتفاق جیسا کہ ابن عبد البر نے اسپر نقل اتفاق کیا ہے کیونکہ مقلدین خود اقرار رکھتے یا یہ خود معترف ہین کہ ہمکو کتاب اور سنت کا علم نہین اور نہ ہم سمجھے ہیں بلکہ یہ وظیفہ مجتہد کا ہے پس جب مقلدین علمار مین معدود نہین تو پہر اور نہ اطاعت خدا کی ممکن ہے نہ رسول صلعم کے علم تام ہے لقیس کا ۔ مقابل ظلمت

ے مستعمل ہے اور تعریف علم الیقینی کے اعتقاد مقلدین پر صادق نہین آسکتے گو کہ وہ اپنے آپکو بڑے اکابر افاضل سمجھتے ہین حسب اہل رائے ہونیکا اہل علم سے اوسپر ابدالآباد تک صادر ہے ع جاہل کو تقدیر کی ہرگز رفو ہوتا نہین + سوزن تدبیر گو ساری عمر سیتی ہے جو لوگ کہ قائل ختم اجتہاد کے ہین انپر شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے مصفّٰی شرح موطا کے صفحہ ۱۲ مین بخوبی رد فرمایا ہے اور کہا کہ اجتہاد در ہر عصر فرض است بجہت آنکہ مسائل کثیرۃ الوقوع غیر محصور اند و معرفت احکام الٰہی در آنہا واجب و آنچہ مسطور و مدون شدہ است غیر کافیست و درانہا اختلاف بسیار است کہ بدون رجوع بادلہ حل اختلاف آن نتوان کرد و طرق آن تا مجتہدین غالبا منقطع پس بغیر عرض بر قواعد اجتہاد درست نیاید سالہا ان قال و سادہ لوحان زمان باکہ ازین جانب بکلی معرض اند ناقہ صفت مہاری دہ بنی خود محکم کردہ اند نمیدانند که بجامی روند کار با زایشان دیگر است و ایشانرا بفہم این امور مکلف نتوان کرد ع

علق اللہ للحروب رجالا + ورجال القصعۃ و ثرید لیکن اجتہاد وہی ٹھیک ہوگا جو موافق سنت کے ہو حافظ ابن قیم اغاثۃ اللہفان کے باب محبت کے بیان مین لکھا ہے کہ سب لوگون سے زیادہ عالم اور صحیح تر عقل اور رائے اور خیلی سلوم کرنے مین وہ شخص ہے جسکی عقل اور رائے اور قیاس موافق سنت کے ہوگی جیسے مجاہد فرماتے ہین کہ عبادت مین سے افضل عمدہ رائے ہے اور وہ اتباع سنت ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - وَیَرَی الَّذِینَ اُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِی اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَبِّکَ ہُوَ الْحَقَّ - اور جن لوگوں کے رائے سنت کی مخالف ہو ایسے رائے والون کو سلف لوگ شیدائی اور خواہشون والے کہا کرتے تھے اسلیئے کہ جو رائے سنت کی مخالف ہو وہ جہل علم اور خواہش نفس ہے نہ دین انتہیٰ ع جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است + جز سر عشق ہر چہ بخوانی بطالت است + سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر حق + علمیکہ راہ بحق ننماید جہالت است

قولہ صفحہ ۲۷ پس واجب گردید بر ما کہ دین ما از لسان و کتاب و مذہب طلبی بگیریم کہ امن ہمہ ہا یعنی امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت است الخ اقول ع محال است سعدی کہ راہ صفا توان رفت جز در پے مصطفیٰ + اللہ تو فرماتا ہے وَمَا آتَاکُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوہُ وَمَا نَہَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوا اور حضرت کا امر قرآن اور حدیث کی اتباع اور صحابہ کی اقتدا کا ہے مشکوٰۃ مین باب الاعتصام حدیث ابن مسعود من کان مستنا فلیستن بمن قد مات اولئک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث ابوحنیفہ کا اسمین ذکر نہین بلکہ یہ منجملہ اتحاد

اربابًا من دون اللہ سے الٰہ کی غرض کر لیجیے اور ایسی ہی یہودیت کا حال باری تعالیٰ نے
سورۂ آل عمران اور سورۂ توبہ مین بیان فرمایا اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابًا
من دون اللہ دین تو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین نازل ہوا اور وہان کے باشندہ امام
مالک اور امام شافعی اور احمد بن حنبل تہے امام صاحب تو کوفہ مین رہتے تہے جو ملک نجد مین
داخل ہے امام صاحب کی انتقال ہوے مین تو ساڑہی تیرا سو برس گذر چکے اونکی
لسان سے اخذ دین کیونکر ممکن ہے اور مقلد امام کا بننا کیونکر صحیح ہوگا کیونکہ اون سے تو
اونکا قول سنا نہین اور نہ اونکی کوئی کتاب دیکہی پس سمجہہ نہین تمام مخاطبہ ہماریکو ابنی کو مقلد
اوس مولوی کا کہنا تہا جس سے سنا نہ امام و بخاری و مسلم وغیرہ میں مروی ہے
کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ فلیبلغ الشاہد الغائب و بلغوا عنی ولو آیۃ
ان دونون حدیث اونکی سے بطلان لقب رای اور قیاس کا بخوبی ثابت ہے کیونکہ پیغمبر
خدا نے رای اور قیاس آئمہ کی پہنچانے کا حکم نہین دیا کہ کوئی امام اونکی رای اور تجویز سے
سمجہے اوسکی تابعت بہی لازم ہے یا اوسکے انکار سے کفر یا فسق لازم آتا ہے حدیث مسلم
مشکوۃ مین کتاب الجہاد مین سلیمان بن بریدہ سے مروی ہے آنحضرت نے مجتہد کی نسبت فرمایا
اذا حاصرت اہل حصن فارادوک ان تجعل لہم ذمۃ اللہ وذمۃ نبیہ فلا
تجعل لہم ذمۃ اللہ ولا ذمۃ نبیہ ولکن اجعل لہم ذمتک وذمۃ اصحابک
فانکم ان تخفروا ذممکم وذمم اصحابکم اھون من ان تخفروا ذمۃ اللہ وذمۃ
رسولہ الحدیث اس سے معلوم ہوا کہ رای اور قیاس سے انکار کرنیوالے پر کچہ الزام شرعی
عائد نہین ہوتا میزان شعرانی کے صفحہ ۶۸ مین لکہا ہے کہ امام احمد بن حنبل کے نزدیک حدیث
ضعیف رای سے بہتر ہے اور محدث غیر محقق بہی ہو تو بہتر ہے اہل رای سے وکان ولدہ
عبد اللہ یقول سألت الامام احمد عن الرجل یکون فی بلد لا یجد فیہا الا صاحب حدیث
لا یعرف صحیحہ من سقیمہ وصاحب رائی من یسئل منہما عن دینہ فقال یسئل صاحب
الحدیث ولا یسئل عن صاحب رائی انتہی وھکذا نقلہ الشعرانی فی شرح الالفیۃ فی
بحث حدیث الحسن ایسے مقلد کو جو رائی اور قیاس کو نص پر ترجیح دے علما محققین نے
ضال اور مضل لکہا ہے اور اوسکے ایمان کو لا یعبا بہ سمجہا ہے حدیقۃ الندیہ شرح طریقۃ محمدیہ
کے صفحہ ۱۹۵ جلد اول مین لکہا ہے واعلم ان بعضہم ذکر عن الاشعری والقاضی ابا بکر الباقلانی

ابو اسحٰق الاسفرائینی وامام الحرمین والجمہور عدم صحۃ ایمان المقلد وانہ لا یکفی التقلید فی العقائد
الدینیۃ وبالغ بعضہم فیہ فحکی علیہ الاجماع وعزاہ ابن القصار لمالک وقال السنوسی فی شرح
مقدمتہ ثم اختلف الجمہور القائلون بوجوب المعرفۃ فقال بعضہم المقلد مومن الا انہ عاص بترک
المعرفۃ التی ینتجہا النظر الصحیح وقال بعضہم انہ مومن ولا یعصی الا اذا کان فیہ اہلیۃ لفہم النظر
الصحیح وقال بعضہم المقلد لیس بمومن اصلا وقد انکرہ بعضہم وذہب غیر الجمہور الی ان النظر لیس
بشرط فی صحت الایمان بل ولیس بواجب اصلا وانما ہو من شروط الکمال فقط وقد اختار ہذا
القول الشیخ العارف بن ابی جمرۃ والقشیری وابن رشد وابو حامد الغزالی وجماعۃ انتہیٰ۔
وقد مناعن القرطبی یوید ہذا وفی حاشیۃ المقری علی شرح السنوسیۃ وقال ابن عطیۃ
فی تفسیرہ فی سورۃ البقرۃ عند قولہ تعالیٰ اولو کان اباءہم لا یعقلون شیئا ولا یہتدون
وقوۃ ہذہ الایۃ تعطی ابطال التقلید واجتمعت الامۃ علی ابطالہ فی العقائد وقال الزمخشری
لا ضال اضل من المقلد وقال القہستانی ناقلا عن القاضی الباقلانی ان التقلید فی اصول
الدین ممتنع انتہیٰ میرے مخاطب کا قول یہ واجب گردیدہ کون قسم کا واجب مراد لیا ہے
مسلم الثبوت میں لکھا ہے لا واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالیٰ علی ان یتمذہب بمذہب رجل من
الائمۃ فیقلدہ فی کل ما یاتی ویذر غیرہ وزاد فی شرح المسلم فایجابہ تشریع جدید انتہیٰ واجب شرعی
تو ہرگز نہیں بلکہ مباح بقدر بھی نہیں کیونکہ امور مباحات خطاب شارع سے ہوتی ہیں۔ اور واجب
عقلی کا عقل انسان عاقل کا تقلید پر مقتضی نہیں۔ امام صاحب کا قول ہمکو اس قسم کے
وجوب اخذ قول اپنی کا بتا دیں۔ مسلم الثبوت کھول کر دیکھیں لا یحل لاحد ان یقول بقولنا
ما لم یعرف من این قلنا انتہیٰ وکذا فی میزان الشعرانی تقلید عرفی اگر کوئی اچھی چیز ہوتی اور شرع
نے اوسکو جائز رکھا ہوتا یا کسی امام مجتہد نے لوگوں کے لئے ثابت رکھا ہوتا تو سب سے زیادہ تر
مستحق اوسکے یہی متبعان دلیل ہیں ہم بلائیں زلف لیلیٰ کیوں اگر لیتے تو ہم لیتے ✻
امام صاحب کو تابعی ہونے میں خصم کو موقع انکار ہے ثبوت اسکا اصعب من خرط القتاد ہے اگر
بالفرض بحسب زعم مخاطب تابعی ہیں ہوں تو ہمارا اسمیں کیا حرج وجوب تقلید اونکے صرف
تابعی ہونے سے لازم نہیں آتی توضیح الانوار مسلم الثبوت وغیرہا میں لکھا ہے واما التابعی
فان ظہرت فتواہ فی زمن الصحابۃ کشریح فیجب تقلیدہ وان لم تظہر فتواہ وظہر تزاحمہم
فی الرای کان مثل سائر ائمۃ الفتویٰ فلا یصح تقلیدہ اگر کہیں کہ یہ حکم اوسکے حق میں

جو عالم اہل نظر ہو تو ہم کہتے ہیں کہ عامی کا کوئی مذہب ہی نہیں بحر الرائق میں ترتیب صلوٰۃ
فوتی کے ذکر میں لکھا ہے العامی لا مذہب لہ فتیای مذہب افتد ے اجراہ پس عامی
تو مقلد اپنی مولوی کا ہوتا ہے کما فی المعالم تحت قولہ تعالیٰ فلولا نفر من کل فرقۃ طائفۃ
لیتفقہوا فی الدین ولینذروا قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون وکذا فی نہایۃ
عقد الجید اور ابن الہمام نے فتح القدیر میں باب القضا میں وجوب اتباع تقلید مذہب
معین کو بخوبی ذکر کیا ہے **قولہ صگ** احکام قرآن واحادیث کہ بما از زبان وقول آئمہ
مجتہدین اربعہ رسیدہ اند بذریعہ کتب مدونہ اصحاب شان رسیدہ کافی شافی اند جمیع فروعات
شرعیہ را بالتفصیل الخ **اقول** پہلے مخاطب نے کہا کہ پس واجب گردید بر ما کہ دریں از لسان ابو حنیفہ
بگیریم اور یہاں آئمہ اربعہ کا ذکر ہے کتب مدونہ مذہب آئمہ ثلثہ میں تو ان مسائلوں کا بھی ذکر
ہے جو میرے مخاطب کا عقیدہ ان سے برخلاف ہے حنفیہ کا قول ہے کہ امام کے زمانہ
میں احادیث تدوین نہیں ہوئی تھیں میں کہتا ہوں تو پھر اجتہاد امام نے کس سے کیا اور اگر جمع
تھیں تو ان احادیث کو کون لیگیا کتب فقہ میں تو رواہ النجار ہے ورواہ مسلم والبیہقی والامام احمد
والترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ کا ذکر ہے رواہ ابو حنیفہ کا تو نام نشان ہی نہیں یہ کیسی تقلید
ہے کہ امام کو چھوڑ کر مقلد اہل حدیث کی روایت میں ہوئی اگر ان لوگوں کو احادیث کتب مدونہ
مذاہب اربعہ میں بالتفصیل ملتیں تو احادیث کتب صحاح وغیرہ کو کاہی کو سند لاتے انصاف
ہے کہ آئمہ اربعہ سے بلکہ اصحاب سے کئی احادیث مخفی رہیں ہیں میزان شعرانی میں لکھا ہے کہ امام ابو
حنیفہ کو بہت حدیثیں نہیں پہنچی اسلئے انکے مذہب میں قیاس زیادہ پایا جاتا ہے
بلکہ قال فی دراسات اللبیب صفحہ ۲۹۸ ناقلا عن العلامۃ احمد بن عبد السلام نے کتاب رفع الملام
عن الائمۃ الاعلام۔ اور علامہ تفتازانی کا قول اوائل تلویح کے صفحہ میں مخاطب کو یاد دہانی
صاحب تلویح اور توضیح فرماتے ہیں للعلماء المجتہدین لم یتیسر لہم علم بعض الاحکام مدۃ حیاۃ
کابی حنیفۃ لم یدر الدہر للمختار فی الاجتہاد وکمالک سئل عن اربعین مسئلۃ فاجاب عن ست
وثلثین لا ادری لیتھ کہ فقہ والوں کو جس قدر حدیثیں ملی ہیں تو جابر جعفی کے وسیلہ
ملی ہیں اور وہ نہایت کاذب تھا ترمذی نے باب فضل الاذان میں لکھا ہے لولا جابر الجعفی
لکان اہل الکوفۃ بغیر حدیث ولولا حماد لکان اہل کوفۃ بغیر فقہ انتہی ایک غذا امام محمد
کیعرلت یہ بھی یاد رہے کہ مشتغل بالفقہ کو نسیان حدیث کا غلبہ اور قصور ضبط میں ہو

چنانچہ خود صاحب نور الانوار معلم نو المنیر کے صفحہ ۱۲۱ مین لکھا ہے تو امام صاحب اسکے حافظہ قصور تھا لہذا احتیاطاً اونہون نے روایت حدیث کی ترک کر دی تصدیق اس امر کی ایک رد المحتار شرح در المختار کے صفحہ ۴۳ جلد اول مین ملاحظہ کرو لہذا امام نے عام ارشاد فرما دیا کہ اذا صح الحدیث فھو مذھبی کذا فی الشامی جلد اول صفحہ ۵۰ دوسرا یہ کہ اگر امام صاحب رح محدث ہو تے تو امام محمد بن حسن جو شاگرد رشید اونکی فقہ مین تھے تمام موطا مین روایت حدیث کی امام مالک سے نہ لاتے معلوم ہوا کہ امام صاحب حدیث کی فن سے واقف نہ تھے طحاوی جو سرگروہ حنفیہ کا ہے اور ابن الہمام یہ دونون بھی امام سے سند نہین لاتے یہہ فضیلت عظیم اہل حدیث کو حاصل ہی صفحہ ۵ ومنکران شئنا علی الناس قولھم ولا ینکر دنا القول حین نقول کلمۃ اللہ ھی العلیا قولہ صفحہ ۲۴ تقلید شخصی در اصول امام از قرن ثانی شروع شدہ کہ شاگردان امام مقلدین امام در اصول بودند اگرچہ مخالفت در بعضے فروع با دنموده اند الخ **اقول** اگر قرن ثانی ہی سے حدوث بدعت تقلید شروع ہوئی تو پہر کیا ہوا قیاس کا بانی سب سے اول شیطان ہوا کما رواہ الدارمی عن ابن سیرین صفحہ ۱۱ وہکذا فی دراسات اللبیب صفحہ ۲۴۳ واعلم ان الائمۃ الطاہرین ہم یحرمون الرای والقیاس ولہذا لما دخل ابو حنیفۃ علی جعفر بن محمد علی ما حکاہ الشعرانی فی اللواقح قال لہ بلغنی انک تقیس لا تقس فان اول من قاس ابلیس وہکذا قال المفسرون تحت قولہ تعالی سے سورۃ الاعراف خلقتنی من نار وخلقتہ من طین تو پہر بدعت تقلید کا قرن ثانی سے شروع ہونا کچھ محل تعجب نہین حضرت عمر نے تراویح مین التزام اور ترویج دیکر پڑھنے کو بدعت فرمایا اور فتح الباری کے صفحہ ۲۹۳ مطبوعہ دہلی باب الاذان یوم الجمعۃ مین لکھا ہے وروی ابن ابی شیبۃ من طریق ابن عمر قال الاذان الاول یوم الجمعۃ بدعۃ فیحتمل ان یکون ذلک علی سبیل الانکار ویحتمل ان یرید انہ لم یکن فی زمن النبی صلعم وکل ما لم یکن فی زمنہ صلعم یسمی بدعۃ انتہی خلاف سنت پر عمل تو حضرت ابو درداء اور انس بن مالک اور ابن مسعود کیوقت سے جاری ہو گیا ہے جو قرن ثانی اور ثالث وغیرہ کے صفحہ ۵ وہ کیا عمر تکے سمت اور مین مغرب ان کو فرق دونون مین بہت سمت ہو گئی سب سے بڑا بخاری نے ام درداء سے روایت کیا ہے کہ ابو درداء میرے پاس غضبناک آئے مین نے پوچھا کہ تمکو کیا ہوا ہے انہون نے فرمایا کہ مین لوگون مین آنحضرت صلعم کے دین کی کوئی بات نہین دیکھتا بجز اسکے کہ نماز اکٹھی پڑھتے ہین اور امام مالک نے موطا مین سہیل بن ابی سہیل بن مالک سے اور انہون نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جس چیز پر مینے

صحابہ رضم کو دیکھا ہے او سمین سے اب کچھ نہین دیکھتا بجز اذان دینے کے۔ اور زہری کہتے ہین کہ مین حضرت انس رضہ کی خدمت مین دمشق مین گیا وہ رو رہے تھے مین نے کہا کہ آپ کیون روتے ہین فرمایا کہ مین نے جو چیزین دیکھی ہین ان مین صرف یہ نماز ہی دیکھتا ہون اور وہ بہی ضائع کر دی گئی روایت کیا ہے اسکو بخاری نے اور دوسری لفظون مین یون ہے کہ جو کچھ مین نے رسول اللہ صلعم کے عہد مین جانا تھا اسکو آج نہ جانا حافظ ابن قیم اغاثۃ اللہفان کے باب سیزدہم مکائد شیطانی مین لکھا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا ہے کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تمپر فتنہ محیط ہوا ایسا فتنہ کہ بڑا اسمین بوڑہا ہو جاوے اور چہوٹا بڑا ہو جاوے اور لوگ غلطی اس طرح رائج ہو کہ اسکو سنت ہی جانین اس صورت مین ہم مرجاوین پیشتر کہ سنت مفقود ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمل جب خلاف سنت رائج ہو تو اوسکا کچھ اعتبار نہین اور نہ اوسکے طرف کچھ التفات چاہیے انتہے اور دارمی کے صفحہ ۳۱ مین مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کو ابو موسے اشعری نے کہا یا ابا عبد الرحمن انی رایت فی المسجد انفا قوما حلقا جلوسا ینتظرون الصلوۃ فی کل حلقۃ رجل وفی ایدیہم حصا فیقول کبروا مائۃ فیکبرون مائۃ فیقول ہللوا مائۃ فیہللون مائۃ ویقول سبحوا مائۃ فیسبحون مائۃ قال فماذا قلت لہم قال ما قلت لہم شیئا انتظار رایک او انتظار امرک قال افلا امرتہم ان یعدوا سیاتہم وضمنت لہم ان لا یضیع من حسناتہم ثم مضے ومضینا معہ حتے اتی حلقۃ من تلک الحلق فوقف علیہم فقال ما ہذا الذی اراکم تصنعون قالوا یا ابا عبد الرحمن حصا نعد بہ التکبیر والتہلیل والتسبیح قال فعدوا سیاتکم فانا ضامن ان لا یضیع من حسناتکم شیئ ویحکم یا امۃ محمد ما اسرع ہلکتکم ہؤلاء صحابتہ نبیکم متوافرون وہذہ ثیابہ لم تبل وانیتہ لم تکسر والذے نفسی بیدہ انکم لعلے ملۃ ہی اہدی من ملۃ محمد قالوا واللہ یا ابا عبد الرحمن ما اردنا الا الخیر قال وکم من مرید للخیر لن یصیبہ ان رسول اللہ حدثنا ان قوما یقرءون القران لا یجاوز تراقیہم وایم اللہ ما ادری لعل اکثرہم منکم ثم تولی عنہم فقال عمرو بن سلمۃ راینا عامۃ اولئک الحلق یطاعنونا یوم النہروان مع الخوارج انتہے

مگر تحقیق یہ ہے کہ اصل حدوث بدعت تقلید زمانہ فشو کذب مین ہوئی وہ تین زمانے جنکو آنحضرت صلعم نے خیر القرون فرمایا ہے واللہ اُنمین مذہب تقلید نہ تہا کذب کو قرآن مین برابر شرک کے رکہا ہے لہذا مقلدین پر اطلاق لفظ مشرکین کا اور تقلید پر اطلاق لفظ شرک کا کیا جاتا ہے دنیا مین آجکل اکثر لوگ بہی مقلد بنتے ہین وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم

متفق علیہ حدیث بخاری من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فہو رد۔ بخوبی یاد رہے
بڑی مصیبت دین میں پڑی ہے کہ گمراہی بھی انہیں بعض حضرات مقلدین متعصبین کے
طفیل سے ہوتی ہے ؎ جب مسیحا دشمن جان ہو تو کیونکر ہو علاج ٭ کون
رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے **قولہ** صفحہ ۳۶ وثانیہا قول رسول صلعم اتبعوا السواد الاعظم الخ
اقول یہ جو حدیث ابن ماجہ صفحہ ۲۹۲ میں آیا ہے کہ ان امتی لا تجتمع علی الضلالۃ فاذا رأیتم
اختلافا فعلیکم بالسواد الاعظم تو جسوقت پیغمبر خدا صلعم نے یہ فرمایا تھا اسوقت صحابہ کی جماعت
عظیم موجود تھی پھر اس جماعت کی پیروی چھوڑ کر امام صاحب کی جو اسی برس پیچھے پیدا
ہوا تقلید کرنا صریح حکم رسول خدا صلعم کے خلاف ہوگا اور تقلید شخصی کرنیوالا اہل سنت وجماعت
سے نہوگا اہل مدینہ منورہ نے امام ابوحنیفہ کے خلاف کیا کیونکہ وہانکے امام امام مالک تھے رحم اور
اہل مکہ نے بھی اونکے خلاف کیا کیونکہ وہانکے امام امام شافعی رحم تھے اسیطرح سارے
محدثین ارباب صحاح وغیرہ نے انکا خلاف کیا بلکہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد اونسے مخالف ہوگئے
پھر امام ابوحنیفہ کی تقلید کرنا سواد اعظم یعنی مدینہ وغیرہا کے خلاف کرنا ہے حافظ ابن قیم
اغاثۃ اللہفان کے باب دسوین مین لکھتے ہین کہ رفیق نہونے سے تنہائی سے نگھبراوے
اور یہ کہنے نہ لگے کہ لوگ کہان گئے مین تو انہین کے پیروی کرونگا اور اکثر لوگونکا یہی حال
ہے اور اسی حال نے سبکو تباہ کر دیا ہے پس سچا بصیرت والا وہ ہے جو ساتھی کے کم ہونے
یا بالکل نہونے سے نگھبراوے بشرطیکہ دلمین رفاقت اہل قافلہ کے سمجھتا ہو جنپر اللہ
تعالی نے انعام کیا ہے یعنی نبیون اور صدیقون اور شہیدون اور صالحین کو جو عمدہ رفیق
ہین اپنا ساتھی جانتا ہو جیسا کہ فرمایا اولئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین
والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا کیونکہ راہ طلب مین آدمی کا اکیلا ہونا دلیل
سچی طلب کی ہے۔ اسحق بن راہویہ سے کسی نے ایک مسئلہ پوچھا انہون نے اوس کا
جواب دیا سائل نے اونسے کہا کہ آپکے بھائی امام احمد بن حنبل بھی اسمین آپ ہی کے موافق
فرماتے ہین انہون نے فرمایا کہ مجکو گمان نہ تھا کہ کوئی اس بات مین میری موافقت کرے گا
غرضکہ بعد ظاہر ہونے صواب کے موافق کے نہونے سے نگھبراوے اسلئے کہ امر حق جب
ظاہر و باہر ہوجاتا ہے تو کسی دلیل کا محتاج نہین رہتا جو اوسکے حق ہونے کی شہادت
دے اور دل حق کو ایسا دیکھتا ہے جیسے آنکھ آفتاب کو دیکھتی ہے تو آفتاب نکلنے پر آنکھ

کہ اوسے کسیکی ضرورت نہین ہوتی کہ اوسکے نکلنے پر گواہی دے اور موافق ہوا اور ابو شامہ
عبدالرحمن بن اسمعیل نے کتاب الحوادث والبدع مین کیا خوب کہا ہے کہ جہان جماعت کے
ساتھ رہنے کا حکم ہے اوس سے یہ غرض ہے کہ حق بات کا ساتھی اور پیرو ہو گو اوسپر چلنے والے
تھوڑے ہون اور مخالفت بہت اسلیئے کہ حق وہ ہے جسپر پہلے جماعت آنحضرت صلعم کے عہد
مبارک اور صحابہ کی تھی اور اونکے بعد جو باطل والے بہت ہوگئے ہون اونکا کچھ اعتبار نہین
عمرو بن میمون اودی فرماتے ہین کہ مین حضرت معاذ بن جبل کے ساتھ یمن مین ہوا یہانتک
کہ شام مین انکو دفن کیا تب تک اونسے علحدہ نہوا پھر انکی وفات کے بعد سب لوگون سے زیادہ
ترفقیہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھ رہا اونسے مینے سنا کہ فرماتے تھے کہ جماعت مین
رہنا لازم پکڑو اسلیئے کہ اللہ تعالے کا ہاتھ جماعت پر ہے پھر مینے اونکو ایک روز یون فرماتے
سنا کہ عنقریب تمپر ایسے حاکم ہونگے کہ نماز کو اوسکے وقت سے ٹالینگے پس تم وقت پر پڑھ لینا کہ فرض
ادا ہوجاویگا پھر اونکے ساتھ پھر پڑھ لینا کہ وہ تمہارے لیئے نفل ہوجاویگی مین نے عرض کیا کہ
اے اصحاب محمد صلعم مین نہین جانتا کہ آپ کیا فرماتے ہین انہون نے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے
مین نے کہا کہ آپ مجکو جماعت کے لیئے حکم فرماتے ہیں اور اوسپر ترغیب دیتے ہین پھر یہ فرماتی ہیں
کہ نماز تنہا پڑھ لینا وہ فرض ہوگی اور جماعت کے ساتھ پڑھنا وہ نفل ہوگی اونہون نے فرمایا کہ اے
عمرو بن میمون مین تجکو گمان کرتا تہا کہ اس گانو کے لوگون مین تو بڑا سمجھدار ہے تجکو معلوم ہے
کہ جماعت کیا ہے مین نے کہا کہ نہین اونہون نے فرمایا کہ تمام آدمیون نے جماعت
کو چھوڑ دیا ہے جماعت وہ ہے جو حق کے موافق ہو گو اکیلا ہی ہو نعیم بن حماد کہتے ہین کہ
اس سے غرض یہ ہے کہ جب جماعت بگڑ جاوے تو تجکو وہی طریق اختیار کرنا چاہئے
جسپر جماعت کے لوگ بگڑنے سے پیشتر تھے گو تو اکیلا ہے ہو کہ اس صورت مین تو ہی جماعت
ہوگا اور حسن بصری فرماتے ہین کہ قسم ہے اوس ذات کی جسکے سوا کوئی معبود نہین کہ سنت
درمیان دشمن اور ستمگر کے ہے یعنی سنت پر چلنے والیکے اکثر لوگ دشمن ہوجاتے ہین
اور اوسپر ستم کیا کرتے ہین پس خدا تعالی تمپر رحم کرے طریق سنت پر صبر کرو اسلیئے
کہ اہل سنت پہلے زمانہ مین بھی کمتر تھے اور آیندہ بھی کمتر رہینگے وہ ایسے لوگ ہین کہ نہ
آسودہ لوگونکی آسودگی مین شریک ہوئے اور نہ بدعتیون کی بدعت مین اور اپنی طریق سنت پر
مرگئے یہانتک کہ اپنے پروردگار سے ملے تو اسیطرح انشاءاللہ تعالی تم بھی ہوجاؤ اللہم آمین

عمرسی کے امت پر اتفاق ہے اپنے وقت مین سب سے زیادہ تابع سنت کرتے تھے کہ
فرماتے ہین کہ جو سنت مجکو آنحضرت صلعم سے پہونچی اوسپر مین نے عمل کیا اور اساف کا حریص تھا
کہ خانہ کعبہ کا طواف سوار ہوکر کرون کہ یہ سنت بھی ادا ہوجاوے مگر مجکو کرنے نہ دیا اور اونکو
مہدین کسی عالم سے سوال کیا گیا کہ سواد اعظم یعنے بڑا گروہ کیا ہے جسکی باب مین حدیث شریف
مین یہ حکم ہے کہ جب لوگ اختلاف کرین تو تم بڑے گروہ لازم پکڑو عالم نے فرمایا محمد بن اسلم طوسی
بڑا گروہ ہے انتہی۔ اس سے معلوم ہوا کہ خلاف اہل کا مقابلہ اکثر مین معتبر ہے جیسا کہ نور الانوار
تلویح بحث اجماع اور شرح وقایہ کتاب القضا مین موجود ہے حق بجانب واحد ہوتا ہے فئۃ قلیلہ
کے جابجا تعریف قرآن کریم مین وارد ہے وقلیل من عبادی الشکور۔ وقلیل ما ہم۔ کم من
فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ ص۵ اجماع وہ نہین جو تمہاری مراد ہے +
ورنہ تو حق بلشکر ابن زیاد ہے + قولہ ص۲۴ ومقلدین مذاہب اربعہ اہل سنت وجماعت
شاہ ولی اللہ وابن تیمیہ وغیرہما منصوص کردہ الخ اقول لفظ اہل سنت وجماعت مرکب ہے
آل اور سنت اور جماعت سے تو معنے اسکا طریقۂ رسول وطریقہ صحابہ والا ہے حضرت
پیر کا قول غنیۃ الطالبین سے آپکو یاد رہے السنۃ ما سنہ رسول اللہ صلعم والجماعۃ ما اتفق علیہ
اصحاب رسول اللہ صلعم انتہی۔ اس مدعا کے تائید پر حنفیہ کے معتبر اصول کی کتاب توضیح سے
یہ بات بہی میرے مخاطب کو اور اوسکی اعوان اخوان الشیاطین کو یاد رہے صاحب توضیح ص۲۶
باب مین لکھا ہے المراد بالامۃ المطلقۃ اہل السنۃ والجماعۃ وہم الذین طریقتہم طریقۃ الرسول ودون
اہل البدع انتہی ملا علی قاری شرح فقہ اکبر کے ص مین لکھا ہے وفی روایۃ علیکم بالسواد الاعظم
وعن سفیان رضہ لو ان فقیہا واحدا علی راس جبل لکان ہو الجماعۃ ومعناہ انہ حیث قام بما قام
بالجماعۃ فکانہ جماعۃ ومنہ قولہ تعالیٰ ان ابراہیم کان امۃ انتہی میرے مخاطب جیسے تقلیدی
مبتدعین اہل سنت وجماعت مین داخل نہین جنکی نسبت شاہ ولی اللہ وغیرہ نے اہل سنت
وجماعت لکھا ہے وہ متبع سنت تھے نہ مبتدع ہم اہل انصاف غور کرکے دیکھین کہ منکر فرض قطعی پر لے
درجہ کا کافر ہے جمعہ جو فرض قطعی ہے اوسے میرے مخاطب کا اشد انکار ہے۔ اور مرتد لائق قتل
کے ہے۔ ابوبکر صدیق نے مانعین زکوۃ سے قتال شروع کیا اور اونکی رای کو قتال مین حضرت
عمر نے پسند فرمایا کما رواہ مسلم فی کتاب الایمان بخاری نے جو کتاب استتابۃ المعاندین والمرتدین
وقتالہم باب من قبل من ابی قبول الفرائض وما نسبوا الی الردۃ مین لکھا ہے اوسی بغور پڑھین

جو منکر سنت کا یا تارک سنت صحیحہ ثابتہ غیر منسوخہ کا ہو اوسکو اصحاب حضرت صلعم کے خارجی اور
خبیث کہتے تھے فتح الباری کتاب الصوم باب الحائض تقضی الصوم ودون الصلوۃ مین
لکھا ہے کہ سنت پر اعتراض کرنا شیوہ خوارج کا ہے اور حضرت عائشہ رض نے ایک عورت کو
جو سنت سے ناواقف تھی اور رائی کو دخل دیتی تھی فرمایا احرورية انت رواہ البخاری فی
کتاب الحیض اور مسلم مین مروی ہے کعب بن عجرہ سے کہ انہ دخل المسجد وعبدالرحمن بن الحکم
یخطب قاعدا فقال انظروا الی ہذا الخبیث یخطب قاعدا وقال اللہ تعالی واذا راوا تجارۃ
او لہوا انفضوا الیہا وترکوک قائما ۔ تو بہر حال اہل سنت وجماعت وہی ہین جو تابع سنت کے
ہین نہ اہل بدعت ۔ **قولہ ملک** غیر مقلدین خارج از اہل سنت وجماعت ظاہر باہر اند الخ
اقول جہلا ملت نسوان امت امر لے رائے گرفتار قیاس اتنا نہین سمجھتے کہ دین کو تو
رسول کریم صلعم لائے تھے نہ امام صاحب غیر مقلدین تو اتباع رسول خدا صلعم کے کرتے ہین اور اہل
حدیث آل رسول ہین **شعر** اہل الحدیث ہم اہل النبی وان + لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا +
اہل حدیث کی نسبت کید الی جیسونکی اقوال پسند کر کے اپنی عاقبت خراب نکرین ۔ طحطاوی
نے درمختار کے شرح مین کتاب الذبائح مین اس فرقہ اور سلک کتابوکو جمع مین جو کچھ کہا ہے
اوسے بغور پڑہین ۔ فانقلبت ما وقومک علی انکم علی صراط مستقیم وکل واحد من ہذہ الفرق
یدعی انہ علیہ قلت لیس بالادعاء والتشبث باستعمالہم الوہم القاصر والقول الزاعم بل بالنقل
عن جہابذۃ ہذہ الصنعۃ وعلماء اہل الحدیث الذین جمعوا الصحاح الاحادیث فی امور رسول اللہ صلعم
واقوالہ وافعالہ وحرکاتہ وسکناتہ واقوال الصحابۃ والمہاجرین والانصار الذین اتبعوہم باحسان
مثل امام البخاری ومسلم وغیرہما من الثقات المشہورین الذین اتفق اہل المشرق والمغرب علی
صحۃ ما اوردوا فی کتبہم من امور النبی صلعم واصحابہ ثم بعد النقل ینظر الی الذی تمسک بہدیہم و
اقتفی آثارہم واہتدی بسیرہم فی الاصول والفروع فیحکم بانہ من الذین ہم ہم وہذا ہو الفارق
بین الحق والباطل والممیز بین من ہو علی صراط مستقیم وبین من ہم علی سبیل الذی علی یمینہ
وشمالہ انتہی اس عبارت سے جواب ادعاء حصر نجات کا مذاہب اربعہ مین صاف صریح
البطلان ہے صراط مستقیم اور عدم صراط مستقیم پر ہونا اپنا ساتھ اس فضیلت عظمی عمل بالحدیث
کے معلوم کرنا چاہیے ورنہ مجرد دعوے کچھ کام نہین آتا **شعر** بحرف وصوت میسر نگردد آزادی
بین اسیر قفس طوطیان گویا را + ناظرین اور سامعین سے عرض ہے کہ مولوی عبدالحق

ہدیۃ المہدی مطبوعہ

کا انصاف اپنی توالیف مین اور طحطاوے کی حضرت شاہ جیلان علیہ الرحمۃ والغفران کی علامات کو دیکہین اور سوچین کہ اہلحدیث کس درجہ کے لوگ ہین حضرت پیر کا فرمان یہ ہے غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۹۵ مین لکہا ہے واعلم ان لاہل البدع علامات یعرفون بہا فعلامۃ اہل البدعۃ الوقیعۃ فی اہل الاثر الی ان قال کل ذلک عصبیۃ وغیاظ لاہل السنۃ ولا اسم لہم الا اسم واحد وہو اصحاب الحدیث ولا یلتصق بہم ما لقبہم اہل البدع (یا النجدی والوہابی وغیرہما) کما لا یلتصق بالنبی صلعم تسمیۃ کفار مکۃ ساحرا شاعرا مجنونا مفتونا کاہنا ولم یکن اسمہ عند اللہ وعند الملائکۃ وعند انسہ وجنہ وسائر خلقہ الا رسولا نبیا بریا من العاہات کلہا قال اللہ تعالی انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا انتہی

اہل ابتداع کا حال ہے حمالۃ الحطب کا + تبت یدا سزا ہے ایسی ابی لہب کا

قولہ صفحہ ۵۷ در زمانہ نوح بن عصمہ کہ قرن تالی تابعین ست مذہب امام باین کثرت متبوع ومقبول خلایق آن زمان شدہ بود کہ ہمہ خلق اللہ از تلاوت قرآن مجید مشغول بآن فقہ وحدیث شدہ بودند وبعضے خلق اللہ را حاجت ترغیب دادن بتلاوت قرآن بوضع حدیث افتادہ الخ

اقول میرے مخاطب ہاکر جیسے حنفی خود ہی درپے بدنامی اپنے مذہب کے ہو رہے ہین اس قصہ سے تو معلوم ہوا کہ بعض حنفیہ کے قرآن سے اعراض کرنیکے اور فقہ کیطرف مشغول ہونیکی عادت قدیمی ہے جیساکہ سلیمان علیہ السلام کے زمانہ مین لوگون نے اپنے دین اور کتاب کا علم چہوڑ کر سحر کا کام شروع کیا چنانچہ فرمایا واتبعوا ما تتلوا الشیطین علی ملک سلیمٰن الایۃ لہذا ملا علی قاری نے فقہ اکبر کی شرح مین لکہا ہے العلم ما قال فیہ حدثنا وسواہ وسوسۃ الشیاطین + علاوہ یہ کہ حنفیہ کو جب علم حدیث سے واقفیت نہین ہوتی در ترغیب ترہیب مین فضائل اعمال کے مثل فرقہ کرامیہ کے وضعی حدیثین بہی بنا لیتے ہین کیونکہ اصل علوم حدیث ہے تو تقلید کے مارے ہوئے واقف نہین ہوتے وسالہ سامری جیسے داند + رمز ارنی ولن ترانی چہ داند + منجملہ اون وضاعین کذابین دجالین کے میرے مخاطب کیث ملا جی ہین جو احادیث وضعیہ تقبیل ابہامین اور وضعہا علی العینین عند الشہادتین مین بمصداق حدیث مسلم یکون فی امتی دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم الحدیث لایا ہے جتنی حدیثین تقبیل ابہامین لکہی ہین ساری محض بے اصل اور واہیات اور موضوع

فرمایا ہے الاحادیث التی رویت فی تقبیل الانامل وجعلها علی العینین عند سماع اسمہ من المؤذن
فی کلمۃ الشہادۃ کلها موضوعات انتہٰی اور موضوعات ملا علی قاری مین ہے لا اصل لہا
ہکذا فی موضوعات ابن طاہر صاحب مجمع البحار و علامۃ الشوکانی اہل حدیث ضعیف کی
نسبت لا اصل لہ نہین کہتے کیونکہ ضعیف کا تو اصل ثابت ہوتا ہے مگر راوی مین کلام ہوتی
ہے اور موضوع حدیث کی نسبت لا اصل لہ کہتے ہین کیونکہ اسکا کوئی اصل ثابت نہین
اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب اپنے فتوے تقبیل العینین مین فرمایا ہے کہ تقبیل علینین اگر
سنت جان کر کرے تو بدعت ہی کیونکہ حدیث صحیح اسباب مین آئمہ اربع و محدثین کیا رسے
نہین پائی گئی ہم تو لعتکدامام کے ہوا دستے اسباب کا ثبوت لاؤ اور اگر اون سے اسکا
ثبوت نہین پایا جاتا تو حنفی مذہب ہنوز ناقص و ناتمام ہے۔ اور جو حدیث علی کی مقاصد حسنہ
مین فردوس دیلمی سے نقل کی ہے اوسحدیث مین راوی مجہول ہین یعنے حال ثقہ ہونا ونکا
معلوم نہین تو روایت راوی مجہول کے اہل اصول کے نزدیک پایۂ اعتبار سے ساقط ہے
اور فردوس دیلمی مین واہیات اور موضوعات توده توده مذکور ہین کما قال الشاہ عبد العزیز
فی بستان المحدثین ہ وخیر الامور ما کان سنۃ + وشر الامور المحدثات البدائع +
قولہ صـ شہادت ثالث نیز باید شنید شاہ عبد العزیز صاحب در بستان المحدثین بر
صـ۱۲ آوردہ کہ ابن حزم درجائی گفتہ کہ قاضی ابو یوسف قضاء کل ممالیک اسلامیہ بدست
آوردہ الخ **اقول** ومل فسد الدین الا الملوک + واحبار سوء رہبانہا + شاہ صاحب کتاب مذکور
مین فرماتے ہین کہ این دو مذہب در عالم از راہ ریاست و سلطنت رواج و انتیاز گرفتہ اول
مذہب امام ابو حنیفہ و مذہب مالک زیرا کہ قاضی ابو یوسف قضاء کل ممالیک اسلامیہ بدست
آوردہ از طرف او قضاۃ می رفتند پس بر ہر قاضی شرط می کرد کہ عمل و حکم بر مذہب ابو حنیفہ نماید
تا آخر قصہ۔ اس عبارت سے تو معلوم ہوا کہ مذہب امام صاحب کا قاضی ابو یوسف کی حکومت
کے طفیل مروج ہوا نہ باعتبار خوبی اور خوش اسلوبی کے ہ عزیز الدین لاہوری چہ ناکرد
بزند زبید را اولیا کرد + حضرت مرادرا ذکر اصحاب وقت فیصلہ شریعت مین التخاصمین
کے کبھی ایسے شرط نہین کی خود امام صاحب ہم نے کسیکو احد الفریقین متخاصمین ثابت
نہین کہ کسی بات کو فیصلہ تقیید کی ہو مگر اولا مرا مذہب قبول کر لے پہر مین تیرا فیصلہ کرونگا
یہ شرط صحیح نہین کیونکہ یہ تو قسم اکراہ کا ہے جو شرعاً ممنوع ہے وہ اختیارات ابو یوسفی

اگر میری مخاطب جیسونکو ملتی تو یہ بھی سب لوگو نپر شرط التزام مذاہب حنفیت کا کر لیتے اور
اہل قرآن اور حدیث کو ارض اللہ مین اجرا سنت کا نکرنا دیتے گربہ مسکین گر برداشتے
تخم کنجشک از جہان برداشتی + این دو شاخ گاو گر خر داشتی + ہیچ کس را زغہ خود نگذ اشتے +
امام ابو یوسف نے تو مخالف مذہب حنفی کو نہ وہابی بنایا تہا نہ غیر مقلد کیونکہ دراصل اوس زمانہ
مین نہ عوام اور نہ خواص مین تقلید اور تعیین مذہب معین کے نہ تہی جیسا کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے
بستان المحدثین مین لکہا ہے اور شاہ ولی اللہ نے عقد الجید مین لکہا ہے قال عز الدین بن
عبد السلام لم یزل الناس یسئلون عن اتفق من العلماء من غیر تقلید لمذہب معین ولا انکار
علی احد من السائلین الی ان ظہرت المذاہب ومتعصبوہا من المقلدین انتہی قولہ صفحہ ۴۶
این اجرب المجربات ست کہ ہر ذی عزت خواہ معزز از جہت علم شدہ باشد یا از جہت دنیا
وقتیکہ غیر مقلد شدہ ودر حق مذہب امام ومسائل مذہب او بدگوئی شروع نمود فی الحال وفی الفور
از خدا تعالیٰ بیعزت دارین ورسوائی الکونین سازد الخ ۱۲ **قول** اس فقرہ کا تو امام صاحب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق مین یہ عقیدہ ہے والذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک
رؤف رحیم اور جیسا کہ صحیح بخاری کے شرح فتح الباری صفحہ ۷۲ کتاب العلم حدیث الدین
النصیحۃ للہ ورسولہ ولائمۃ المسلمین مین لکہا ہے ومن جملۃ ائمۃ المسلمین ائمۃ الاجتہاد
ونصح لہم بث علومہم ونشر مناقبہم وتحسین الظن بہم انتہی بلکہ جو ائمہ متقدمین کی نسبت
غیر حقیقت حکایت جرح وتعدیل کی اور اہانت کرے تو اوسکی حدیث غیر منظور ہے مقدمہ
مسلم مین لکہا ہے کہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا دعوا حدیث عمرو بن ثابت فانہ کان یسب السلف
ہے۔ مگر اپنا مخاطب تہا کر گویا در ہے یہ آپکا کہنا بیعزت دارین ورسوائی الکونین
سازد یہ قول مشابہ اہل مکہ کے ہے جو باری تعالیٰ فرماتا ہے ان نقول الا اعتراک بعض
الہتنا بسوء۔ انبیاء اولیاء علماء اصفیاء عرفاء صلحاء ہمیشہ ہدف تیر محن رہتے ہین اللہ کے
سنت اسیطرح جاری ساری طاری ہے اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل
رواہ البخاری شعرانی رح نے کتاب منن کبرے مین لکہا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے
ابوبکر صدیق رض مسموم مرے حضرت عمر رض مقتول ہوئے ابو لولوہ غلام مغیرہ نے ایک
خنجر اونکی کمر مین مارا وہ نماز صبح مین تہے حضرت عثمان رض اپنے گہر مین مصحف کے اندر قرات

کرتے تھے اونکو گھیر کر پتھر مارتے وہ ممبر پر سے بیہوش ہو کر گر پڑے اسیطرح اور لوگونپر
پتھر برسائے کہ وہ مسجد سے باہر نکل گئے تب عثمان کو گھر مین اٹھا لائے جب مر گئے
جامۂ خون آلودہ مین بغیر غسل کے دفن کر دیا حضرت علی ابن ابی طالب رضہ
مارے عبد الرحمن بن ملجم نے ایک تلوار زہر آلودہ اونکی پیشانی پر ماری اسکو
پکڑ لیا اور بعد موت علی رضہ کے قتل کیا حضرت امام حسن بن علی کو اونکی بی بی جعدہ بنت
اشعث نے زہر دیکر مارا یزید نے اوس سے وعدہ نکاح کا کیا تھا بعد وفات کے جب
سوال نکاح کیا تو یزید نے کہا انا لم نرضاک للحسن افنرضاک لانفسنا وہ خسرت
دنیا والآخرہ ہو گئی امام حسین رضہ انکا قصہ پر غصہ ایک وقت ہے جسکا خلاصہ کتاب
سر الشہادتین مین لکھا ہے یہ کربلا مین ہاتھ سے لشکر یزید پلید کے شہید ہوئے
کہتے ہین کہ اوسواقع مین دس ہزار نفس مارے گئے اور ایک ہزار عورت
بغیر زوج حاملہ ہو گئین اور ایک ہزار کنواریان خراب کی گئین حضرت عبد اللہ بن زبیر
رضہ مکہ مین مقتول ہوئے انکو حجاج نے مصلوب کیا کئی ماہ تک سولی پر لٹکے رہے
اونکی سر کو پھرایا ایک جانب کعبہ کو منجنیق سے ڈھا دیا۔ حضرت امام زین العابدین
مقتول مارے گئے اونکا سر مصر مین لائے اسیطرح جعفر صادق اسیطرح محمد باقر
اسیطرح محمد بن ابی بکر کو اہل مصر نے قتل کرکے تنور مین جلا دیا حضرت عمر بن عبد العزیز
مسموم مارے گئے حضرت جنید رضہ پر وقت تقریر علم توحید کے شہادت کفر کی دیگئی

صاحب صحیح کو بخارا سے نکالدیا انہون نے موضع خرتنگ مین جاکر انتقال
قبل زمانہ متوکل خلیفہ کے اہل سنت روایت حدیث سے ممنوع ہوگئی تہی مسئلہ
خلق قرآن پر ایک خلق کو سزاے قتل وقید وضرب دی گئی امام نسائی صاحب سنن
کو اتنا مارا کہ وہ مر گئے شیخ احمد مجدد الف ثانی کو جہانگیر بادشاہ نے سجدہ تحیت نہ کرنے
پر تین سال تک قلعہ گوالیار مین قید رکہا جب شاہجہان بادشاہ ہوئے تب وہ قید سے
چہوٹے انہون نے اس مدت مین قرآن کریم حفظ کرلیا مرزا مظہر جانجانان بہت سے
جماعت نجف خان رافضی کے بضرب قرابین شہید ہوئے مکہ معظمہ مین جو کچہ
تکالیف کفار قریش نے حضرت کو پہنچائی تہی وہ کتب اہل سیر مین معروف ہین یہانتک
کہ مکہ سے ہجرت کی طائف والون نے پتہرون سے پائے مبارک کو مجروح کیا تہا
ـہ نہ شادی داد سامانی نہ غم آورد نقصانی + بہ پیش ہمت ما ہر چہ آمد بود مہمانی + الحاصل
علماء دین پر غالباً بسبب حق گوئی وحق پرستی واظہار حق وتبلیغ اوامر ونواہی وتصحیح عقاید
خلق کے آفات وبلیات آتی رہتی ہین فساق وفجار ہمیشہ عداوت علماء رکہتے ہین اور
جہلا علماء پر طاعن ہوتے ہین اہل رای اہل حدیث کے باغض ہین اور سب وشتم
اہل حدیث سے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا ہے اوسکا جواب وجزا ای بعد آنکہہ بند کرنیکے
اللہ سے پاوینگے ـبـہ بوقت صبح شود ہمچو روز معلوم مت + کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور
اہانت محدثین کو علماء حنفیہ نے کفر ٹہرایا ہے اور ارتداد قرار دیا ہے صاحب خلاصہ
کیدانی نے اشارہ بالسبابہ کے مسئلہ مین اہانت اہل حدیث کی ہے اور ملا علی قاری
حنفی نے تزیین العبارۃ لتحسین الاشارۃ مین لکہا ہے کہ یہی کافی ہے واسطے تکفیر
کیدانی کے انتہی حالانکہ مذہب امام صاحب کا سنیت اشارت پر ہے کما رواہ محمد فی الموطا
کیدانی جیسونکی نسبت دراسات اللبیب کے ص مین لکہا ہے کہ امام مہدی کے ساتہ
پہلے مقلدین لوگ قتال کرینگے اور آخر لاچار ہوکر مطیع حکم ہونگی بالجملہ فہم قرآن اور
تدبر یعنی ہر آیت سے لائق اوسکی مضمون نکالنے کی کئی حجاب ہین منجملہ اون سے ایک یہہ ہے
کہ کسی مذہب کو سنکر اوسکا مقلد ہوگیا ہے اور اوسکے دل مین اوسکی بات جم گئی ہے اور اگرچہ
معنی خلاف اوسکے اعتقاد کے ظاہر ہوتے ہین تو شیطان تقلید اوسپر حملہ کرتا ہے کہ یہ
بات تیرے دلمین کیسی گذری یہ تو مخالف عقاید اکابر تیرے کے ہے وہ اس معنی سے

احتراز کرتا ہے اسلئے امام غزالی وغیرہ نے صوفیہ کرام سے کہا ہے کہ علم حجاب ہے
مراد اس علم سے علم عقاید تقلیدی یا مذہب فقہی ہے ورنہ علم حقیقی جو
کا ثمرہ ہے وہ کسطرح حجاب ہو سکتا ہے اور منجملہ ان حجابون کے ایک حجاب یہ ہے کہ آدمی
تفسیر ظاہر پڑھ لی ہو اور یہ اعتقاد کر لے کہ مثلاً جو کچھ حضرت ابن عباس و مجاہد نے کہا وہ
درست ہے سوا اوسکے اور کچھ معنی نہین ہین تو یہی ایک پردہ ہے کیونکہ تفسیر کیلئے مدارج
ہین پہلا درجہ تفسیر مرفوع کا ہے جو حضرت سے ثابت ہو لسند صحیح پھر وہ تفسیر ہے جو صحابہ سے
ماثور ہے پھر وہ تفسیر جسمین لغت عرب شاہد ہو اس قسم کی تفسیر فتح البیان و ابن کثیر
و فتح القدیر مین ملتی ہے اور ابن عباس کی تفسیر مین معتمد تفسیر وہی ہے جو بخاری نے
اپنی صحیح مین اوس سے روایت کی ہے معہذا بعض معانی بعض تفاسیر مین ملتی ہین او
بعض مین نہین ملتے اسلئے جمود کرنا کسی ایک تفسیر مذہب مین سے ایک حجاب ہے واسطے
طالب علم آخرت کی بلکہ ہر امام و عالم و مجتہد و فقیہ و صوفی کا قول موافق ظاہر کتاب و سنت
ہو وہ لائق قبول کے ہے اور جو خلاف اوسکے ہو قابل رد ہے یکلا ای بد بر لیس تحا
اسلئے کہ ایسا شخص جسکی ہر بات مان لی جاوے سوا رسول خدا صلعم اور کوئی نہین
کتنا ہی بڑا رتبہ دین یا علم مین رکھتا ہو مسئلہ رد تقلید مین علماء متبحرین سے طرح طرح
کے رسالے اور صحیفے مطبوع ہو چکے ہین دراسات اللبیب مولفہ شیخ محمد معین اور کتاب
ایقاظ ہمم اولی الابصار للاقتداء بسید المہاجرین والانصار وغیرہا کافی شافی جمیع
اس مسئلہ کے ہین۔ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

تمہاری کی ہے ہمنے خیر خواہی
اگر سمجھو تمہین کو ہے بہلائی

ادہر دنیا مین ذلت سے بچو گے
اودہر عقبے مین دوزخ سے رہائی

خدا کیواسطے بدعت کو چھوڑو
اگر کچھ خوف ہے تمکو خدائی

نہو جسکام مین حکم پیمبر
مقرر جانو ہے اسمین برائی

اگر اس پر نہ سمجھو تو جہل ہو
خدا نے مہر ہے دل پر لگائی

تمت

حق کاپی رائٹ اس کتاب کا محفوظ ہے بغیر اجازت کوئی نہ چھاپے